DAWAT-E-ISLAMI

صحابیات اور دین کی خاطر قربانیاں

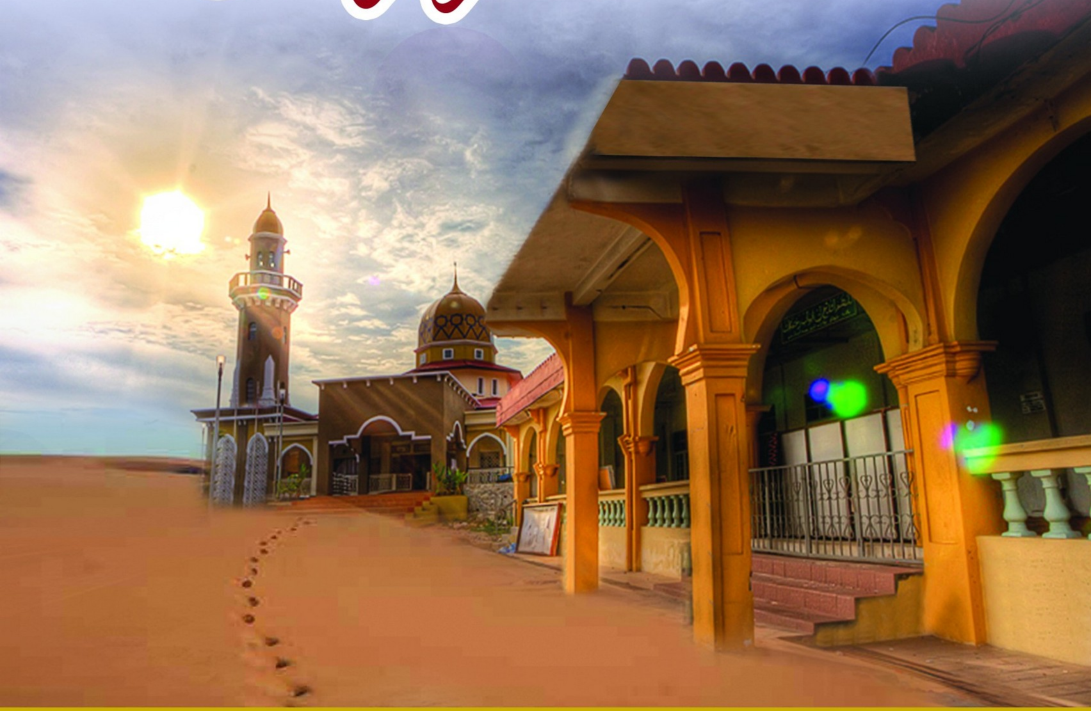

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
فیضانِ صحابیات و صالحات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صحابیات اور دین کی خاطر قربانیاں

دُرود شریف کی فضیلت

رَسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جُمُعہ تمہارے دِنوں میں سے سب سے اَفْضَل دن ہے، اسی میں حضرت آدم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) پیدا ہوئے، اسی دن صُور پھونکا جائے گا اور اسی دن قِیامت آئے گی، لہٰذا اس دن مجھ پر کَثْرت سے دُرودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرودِ پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عَرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارا دُرودِ پاک آپ تک کیسے پہنچے گا حالانکہ آپ کے وِصال کو مُدّت ہو چکی ہوگی؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر اَنْبِیائے کِرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے اَجسام کو کھانا حَرام فرمادیا ہے۔[1]

حُکمِ حق ہے پڑھو دُرود شریف　　چھوڑو مت غافِلو دُرود شریف
تحفہ روحِ نبی کو پہنچاؤ　　جتنا پہنچا سکو دُرود شریف
جا کے وہاں پیش ہو گا نام بنام　　جس قدر جس کا ہو دُرود شریف
خود خدا بھیجتا ہے ان پہ دُرود　　تم بھی بھیجا کرو دُرود شریف
پائیں گے چار پُشت تک بَرَکت　　دل سے بھیجیں گے جو دُرود شریف

[1] .... ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة... الخ، باب فى فضل الجمعة، ص۱۷۷، حديث: ۱۰۸۵

www.dawateislami.net

آخرت کے سفر کو اے بیدلؔ توشہ تم لے چلو دُرُود شریف[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خدا میں پہلی جان کی قربانی

مشہور صحابی حضرت سَیِّدُنا عمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والِدہ ماجِدہ حضرتِ سَیِّدَتُنا سُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وہ شیر دِل خاتون ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اپنے خون کا نذرانہ پیش کر کے شَجَرِ اِسلام کی جڑوں کو مَضْبُوط کیا۔ یوں انہیں جہاں اِسلام کی شہیدۂ اوّل ہونے کا اِعزاز حاصِل ہوا تو وہیں یہ شَرَف بھی ملا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا راہِ خُدا میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والی واحِد صحابیہ بن گئیں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا شَجَرِ اِسلام کے ثمرات سے فیض یاب ہونا ہی آپ کا جُرْم بن گیا اور کُفْر کے اندھوں نے ان پر ظُلْم و سِتَم کے وہ پہاڑ توڑے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ چُنَانْچِہ مَرْوِی ہے کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عمّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور شوہر حضرت سَیِّدُنا یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سمیت مکّہ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے تپتے صَحْرا میں مَقامِ اَبْطَح پر اِیذائیں پاتے دیکھتے تو اِرشاد فرماتے: اے آلِ یاسِر! صَبْر کرو! تمہارے لیے جنّت کا وعدہ ہے۔[2] اہلِ مکّہ بِالْخُصُوص دشمنِ اسلام ابوجَہل نے کون سا سِتَم ہے جو ان پر نہ کیا، اسے بس اسی بات سے سمجھ لیجئے کہ

[1] .... نور ایمان از عبد السمیع بیدل، ص ۳۹ ملتقطاً

[2] .... اصابہ، ۱۱۳۴۲ - سمیہ بنت خباط، ۸/ ۲۰۹

www.dawateislami.net

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو لوہے کی زِرہ پہنا کر سخت دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا۔[1]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! ذرا تَصَوُّر کیجئے کہ جب دھوپ کی گرمی سے لوہے کا لِباس تپنے لگتا ہو گا تو عَرَب میں سُورَج کی تَپِش اور اس پر لوہے کے آگ برساتے لِباس میں آپ کا کیا حال ہوتا ہو گا۔ مگر قُربان جائیے اس شہیدۂ اوّل کی عَظَمت واِسْتِقَامَت پر! آپ کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت اس طرح گھر کر چکی تھی کہ اتنی سَخْت تکالیف کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اسلام کا دامَن نہ چھوڑا، بلکہ ڈَٹ کر اِن مُشکِل حالات کا مُقَابَلَہ کیا اور اس سلسلے میں ان سرداران قریش کی عَظَمت و برتری کا قطعاً لِحَاظ نہ رکھا کہ جو ہر لمحہ انہیں دوبارہ کُفْر کے اندھیروں میں دھکیلنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے، آپ کا صَبْر واِسْتِقَامَت سے اسلام پر ڈٹ جانا ان سرداران قُرَیْش کے منہ پر گویا ایک طَمَانچہ تھا، کیونکہ قُرَیْش کی عَظَمت کا سِکّہ تو پورے عرب پر تھا اور وہ اس بات کو کیسے بَرْدَاشْت کر سکتے تھے کہ انہی کی آزاد کردہ ایک نادار باندی ان کی غیرت کو یوں للکارے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اس ہَزِیمَت (شِکَسْت) کو بَرْدَاشْت نہ کر سکے اور آپ کے خون سے سرزمینِ عَرَب کو سیراب کرکے اپنے تئیں آپ کا قِصّہ تمام کر دیا، جس کا سَبَب کچھ یوں ہوا کہ ایک مرتبہ ابو جَہْل نے نیزہ تان کر انہیں دھمکاتے ہوئے کہا کہ تو کَلِمَہ نہ پڑھ ورنہ میں تجھے یہ نیزہ مار دوں گا۔ حضرت بی بی سُمَیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے سینہ تان کر زور زور سے کَلِمَہ پڑھنا شروع کیا، ابو جَہْل نے غصّہ میں بھر کر ان کی ناف کے

[1] ...... اسد الغابہ، ۷۰۲۱- سمیہ ام عمار، ۷/ ۱۵۳ ماخوذًا

www.dawateislami.net

نیچے اس زور سے نیزہ مارا کہ وہ خون میں لت پت ہو کر گر پڑیں اور شہید ہو گئیں۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری بے حِساب مَغْفِرَت ہو۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جب تری یاد میں دُنیا سے گیا ہے کوئی
جان لینے کو دُلہن بن کے قضا آئی ہے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دین قربانی چاہتا ہے

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! دینِ اسلام کا یہ لہلہاتا کھیت ہمیں ایسے ہی نہیں ملا بلکہ اس کے لیے ہمارے اَسلاف نے بَہُت سی قربانیاں دیں، اپنی جان و مال، گھربار، بیوی بچے اور دیگر اَعِزّا و اَقْرِبا غَرَض کہ ہر چیز دِیْنِ اِسلام کی ترقّی اور اِعْلائے کلمۂ حَق (حَق کا کَلِمہ بُلند کرنے) کے لئے قربان کر دی۔ بقولِ شاعر ؎

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی
حَق تو یہ ہے کہ حَق ادا نہ ہوا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! دِیْنِ حَق کی سربلندی کے لیے مَردوں کی قُربانیاں اور شُجاعَت و اِسْتِقامَت کی داستانیں اپنی جگہ، مگر خواتین کی قُربانیوں کا باب بھی بَہُت وسیع

[1] .... جنتی زیور، ص۵۰۸ بحوالہ الاستیعاب، ۳۳۹۷-سمیہ ام عمار بن یاسر، ۲/۵۳۴

[2] ....ذوق نعت، ص۱۷۸

www.dawateislami.net

ہے۔ اَوَّلین مسلمان خواتین نے اسلام کی خاطِر کیسی کیسی مَشَقَّتیں بَرْداشت کیں اور اس راہ میں کیا کچھ قُربان کیا؟ تاریخ ان خواتین کی جُرْاَت و بے باکی پر آج بھی حیران ہے۔ یاد رہے! اس دین کی جڑوں کو مَضْبُوط کرنے کے لیے سب سے پہلے ایک خاتون نے ہی اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا۔ یہی نہیں بلکہ جب بھی دین کی خاطِر اپنی یا اپنے گھر والوں کی جان دینے یا کسی کی جان لینے کی ضَرورت پڑی تو مسلمان خواتین کے ماتھے پر شِکَن تک نہ اُبھری، انہوں نے گھر بار لُٹا دیئے، خون کے رشتوں کو خوشی خوشی موت کے حوالے کر دیا، اپنی آبائی سر زمین کو چھوڑ کر دُور کہیں جا کر بسنا پڑا تو بھی ان کے حَوصلے کبھی پَسْت نہ ہوئے، انہیں تپتے صَحْرَاؤں میں لٹایا گیا، دہکتے کوئلوں پر بچھایا گیا، لوہے کے لِباس پہنا کر سُورَج کی تَمازَت (شدید گرمی) کا مزہ چکھایا گیا، ان کے بچوں اور اہلِ خانہ کو نظروں کے سامنے سُولی پر لٹکایا گیا، نیزوں، تلواروں، خنجروں اور کوڑوں کے ساتھ لَہُولُہان کیا گیا، بھوکے پیاسے دھوپ میں باندھ کر رکھا گیا، گھر بار، بہن بھائی، ماں باپ، آل اولاد اور ہر دلعزیز رشتوں سے جُدا کیا گیا اور وَطَنِ عزیز سے نکالا گیا۔ ظُلْم و جَبْر، اور سَفّاکی کی کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی گئی مگر تپتے صَحْرا اور اندھیری ٹھٹھرتی راتیں گواہ ہیں کہ اس صِنْفِ نازک کی اِسْتِقَامَت میں ذرّہ برابر جُنْبِش نہ آئی اور ہمیشہ کے لئے اَوراقِ تاریخ کو ان کی قُربانیاں مَحْفُوظ کرنا پڑیں۔ زمانے کے ظُلْم و سِتَم ان نُفُوسِ قُدْسِیَہ سے انکی دولت ایمان نہ چھین سکے۔ اس پر اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کا یہ فرمان شاہِد ہے کہ

www.dawateislami.net

وَمَا نَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ اِرْتَدَّتْ بَعْدَ اِيْمَانِهَا یعنی ہم نہیں جانتے کہ کسی مُہاجِرہ عورت نے ایمان لانے کے بعد اسلام سے منہ پھیرا ہو۔[1]

دین کی خاطر اذیتیں برداشت کرنے والی صحابیات طیبات

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! حضرت سَیِّدَتُنا سُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بہُت خوش قِسْمَت تھیں جن کے جہانِ فانی سے کُوچ کا سَبَب ان کا بَحْرِ اسلام میں مُسْتَغْرَق ہونا بنا، آپ کے قَتْلِ ناحَق سے کفّارِ بد اَطوار کا مقْصُود تو اگرچہ یہ تھا کہ اسلام کے نام لیوا کم ہو جائیں گے اور ڈر جائیں گے مگر یہ مَحْض ان کی خام خَیالی ہی ثابِت ہوئی، کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شَہادَت نے عاشِقانِ رَسول کے دلوں میں ایک نئی رُوح پھونک دی اور وہ سب جنَّت کی اَبدِی و سَرْمَدی نعمتوں کے حُصُول کی خاطِر کفّارِ مکہ کے ظُلْم و سِتَم کو ہنس ہنس کر سہنے لگے۔ اسلام لانے پر کفّار نے مَردوں پر تو ظُلْم و سِتَم کے جو پہاڑ ڈھائے تھے وہ اپنی جگہ، مگر ان ظالِموں نے عورتوں اور بچوں کو بھی مُعاف نہ کیا اور ان کے ساتھ ایسے ایسے ظالمانہ سُلُوک رَوا رکھے جن کی تصویر کشی سے قَلَم کا سینہ شَق ہو جاتا ہے۔ آیئے! ذرا مُخْتَصَر جائزہ لیتی ہیں کہ راہِ خُدا میں صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ پر کس طرح ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ توڑے گئے اور انہوں نے ان مَظالِم پر کیا طَرزِ عَمَل اپنایا؟

[1] ...... بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد...الخ، ص۷۰۹، حدیث: ۲۷۳۳

www.dawateislami.net

ظلم و ستم کی آندھیاں

ظُلْم و سِتَم کی ان آندھیوں کے آگے سینہ سِپَر ہو جانے والی ہستیوں میں حضرت سَیِّدَتُنا نَہدِیہ اور ان کی بیٹی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما بھی ہیں۔ یہ دونوں بَنُو عَبدُ الدَّار کی ایک عورت کی باندیاں تھیں جو انہیں سَخت تکلیفیں دیا کرتی اور کہا کرتی کہ میں کبھی تمہیں آزاد نہ کروں گی اور یہی سُلُوک جاری رکھوں گی، اگر اس سے چھٹکارا چاہتی ہو تو توحید کا اِنکار کر دو یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تمہارا ہم مَذْہَب کوئی شخص تمہیں خرید کے آزاد کر دے۔ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے پاس سے گزرے تو وہ عورت اس وَقْت بھی انہیں یہی کہہ رہی تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے اُمِّ فلاں! انہیں آزاد کر دو۔ وہ بولی: آپ نے ان دونوں کو بگاڑا ہے آپ ہی آزاد کریں۔ چُنانْچِہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ [1]

صابِرہ خاتون

حضرت سَیِّدَتُنا بی بی اُمِّ عُبَیْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے بھی دین کی خاطِر بہُت مَظالِم بَرْداشت کئے۔ یہ بنی زُہرہ کی باندی تھیں اور ان کو بھی کافِروں نے بہُت ستایا، بے حد ظُلْم و سِتَم کیا۔ بِالْخُصُوص اَسْوَد بن عبدِ یغُوث آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کو سَخْت تکالیف پہنچاتا اور ظُلْم و سِتَم ڈھاتا۔ [2]

---

[1] .... سبل الھدی والرشاد، الباب الخامس عشر فی عدوان المشرکین... الخ، ۲/۳۶۱ ملخصًا

[2] .... اصابہ، ۱۲۱۶۳-ام عبیس، ۸/۴۹۱ ملتقطًا

www.dawateislami.net

یہی نہیں بلکہ یہ بَدبَخْت جب سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر عاشقانِ خدا و رسول کو دیکھتا تو مذاق اڑاتا۔ (آخر کار اس کا انجام یہ ہوا کہ) ایک دن یہ اپنے گھر سے نکلا تو گرْم جُھلس دینے والی ہوا نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا، جس سے اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور یہ حَبَشی مَعْلُوم ہونے لگا۔ جب اپنے گھر لوٹا تو اہلِ خانہ نے پہچاننے سے اِنْکار کر دیا اور دروازہ بند کر لیا۔ وہاں سے حیران و پریشان واپَس لوٹا اور پھر اِدھر اُدھر ذلیل و خوار پھرتا رہا مگر کوئی اسے پہچانتا نہ کھانے پینے کو کچھ دیتا اور یونہی بھوکا پیاسا واصِلِ جہنّم ہو گیا۔[1]

بینائی لوٹ آئی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کو وَحْدَہٗ لاشَریک ماننے اور حُضُورِ پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان لانے کی پاداش (جُرْم) میں اَذِیَّتوں کی سنگلاخ چٹانوں کا سامنا کرنے والی ایک صحابیہ حضرت سَیِّدَتُنا زِنّیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا باندی تھیں۔ اَمِیْرُ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خرید کر آزاد فرمایا اور کفّار کے ظُلْم و سِتَم سے نجات دلائی۔ چُنانْچِہ،

مَرْوِی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (جو کہ ابھی تک ایمان نہ لائے تھے) اور ابو جَہْل آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو سَخْت تکالیف دیتے یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ اس پر ابو جَہْل لعین نے کہا: تیری یہ حالَت لات و عزّٰی (یعنی کفارِ مکہ کے بتوں) نے کی ہے۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے صَبْر واِسْتِقَامَت اور جُرْاَت

[1] .... سبل الھدی والرشاد، الباب الرابع والثلاثون فی خبر بعض المستھزئین...الخ، ۲/۴۶۰ ملخصًا

www.dawateislami.net

بھر اجواب دیتے ہوئے کہا: لات وعزّیٰ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ ان کی پوجا کون کرتا ہے؟ یہ آزمائش تو میرے رب کی طرف سے ہے اور میرا مالِک و پروردگار میری بینائی لوٹانے پر قادِر ہے۔ چنانچہ اگلی ہی صُبح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی آنکھیں روشن فرمادیں۔[1]

مارتے مارتے تھک جاتے

دِیْنِ اِسْلَام کی خاطِر مصیبتوں کے پہاڑ کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جانے والی ایک پاک طِینَت صحابیہ حضرت سَیِّدَتُنا لُبَیْنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بَنِی مُؤَمَّل کی باندی تھیں۔ اِبْتِدائے اِسْلَام میں ہی اِسْلَام کی حقّانِیّت کا نُور ان کے دِل میں چمک اُٹھا اور یہ دَامَنِ مصطفٰے سے وَابَستہ ہو گئیں، کُفّارِ مکّہ نے ان پر بھی ظُلْم و سِتَم کی اِنْتِہا کر دی۔ چُنَانْچِہ مَنْقُول ہے کہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا مُشَرَّف بہ اِسْلَام ہوئیں تو حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو دینِ اسلام چھوڑنے پر سَخْت سزائیں دیتے اور اتنا مارتے کہ مارتے مارتے خود تھک جاتے اور کہتے: میں تجھے کہیں کا نہ چھوڑوں گا۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا جواب میں کہتیں: اے عمر! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہ لائے تو اللہ تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی کرے گا۔ آخِر کار جب ظُلْم و سِتَم بڑھتے گئے تو حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو بھی خرید کر آزاد کر دیا۔[2]

[1] .... سبل الھدیٰ والرشاد، الباب الخامس عشر فی عدوان المشرکین... الخ، ۲/۳۶۱ملتقطًا وملخصًا

[2] .... سیرت ابن ھشام، مبادأۃ رسول اللہ... الخ، ذکر عدوان... الخ، المجلد الاول، ۱/۲۰۴مفھومًا

www.dawateislami.net

چہرہ لہولہان ہو گیا

اِسلَام قُبُول کرنے سے پہلے اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایمان لانے والوں کے بَہُت خِلاف تھے۔چُنَانْچِہ دَعْوتِ اِسلامی کے اِشَاعَتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مَطْبُوعَہ 679 صَفحات پر مُشْتَمِل کِتاب **جنتی زیور** صَفْحَہ 518 پر ہے: حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بہن (حضرت فاطمہ بنتِ خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) اور ان کے شوہر حضرت سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ شروع ہی میں مسلمان ہوگئے تھے مگر یہ دونوں حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ڈر سے اپنا اسلام پوشیدہ رکھتے تھے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان دونوں کے مسلمان ہونے کی خَبَر ملی تو غصّہ میں آگ بگولا ہو کر بہن کے گھر پہنچے، کِواڑ (دروازے کے پَٹ) بند تھے مگر اندر سے قرآن پڑھنے کی آواز آرہی تھی، دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آواز سن کر سب گھر والے ادھر ادھر چھپ گئے، بہن نے دروازہ کھولا تو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ چِلّا کر بولے کہ اے اپنی جان کی دشمن! کیا تو نے بھی اِسلَام قُبُول کرلیاہے؟ پھر اپنے بہنوئی حضرت سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر جھپٹے اور ان کی داڑھی پکڑ کر زمین پر پچھاڑ دیا اور مارنے لگے انکی بہن حضرت فاطِمہ بِنْتِ خَطَّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے شوہر کو بچانے کے لئے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پکڑنے لگیں تو ان کو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایسا طَمانْچِہ مارا کہ کان کے جھُومَر ٹوٹ کر گر پڑے اور چہرہ خون سے رنگین ہوگیا۔ بہن نے نہایت جُرْأَت کے ساتھ صاف صاف کہہ دیا کہ عمر!

www.dawateislami.net

سن لو تم سے جو ہوسکے کرلو مگر اب ہم اِسْلَام سے کبھی ہرگز ہرگز نہیں پھر سکتے۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بہن کا جو لہولُہان چہرہ دیکھا اور ان کا جوش و جذبات میں بھرا ہوا جملہ سنا تو ایک دَم ان کا دل نَرْم پڑ گیا، تھوڑی دیر چُپ کھڑے رہے پھر کہا کہ اَچّھا تم لوگ جو پڑھ رہے تھے وہ مجھے بھی دِکھاؤ، بہن نے قرآن شریف کے ورقوں کو سامنے رکھ دیا، حضرت عمر نے سورۂ حدید کی چند آیتوں کو بغور پڑھا تو کانپنے لگے اور قرآن کی حَقّانِیَّت کی تاثیر سے دل بے قابو ہو کر تھرّا گیا جب اس آیت پر پہنچے کہ **اٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ** (پ۲۷، الحدید:۷) یعنی **اللہ** اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تو پھر حضرت عمر ضَبْط نہ کر سکے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے بدن کی بوٹی بوٹی کانپ اٹھی اور زور زور سے پڑھنے لگے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، پھر ایک دم اٹھے اور حضرت زید بن اَرْقَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکان پر جا کر **رسولُ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دامَنِ رَحْمت سے چمٹ گئے اور پھر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور سب مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کر خانہ کعبہ میں گئے اور اپنے اِسْلَام کا اِعْلَان کر دیا۔[1]

اُمِّ بلال پر مَظالم کی اِنتہا

راہِ خُدا میں دَرْدناک اَذِیَّتوں اور تکلیفوں کو بَرْدَاشت کرنے والی ایک شیر دِل خاتون حضرت سَیِّدَتُنا حَمَامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا مُؤَذِّنِ رسول حضرت

[1] .... تاریخ الخلفاء، عمر بن الخطاب، فصل فی الاخبار الواردة فی اسلامه، ص ۷۱ مفهومًا

www.dawateislami.net

سَیِّدُنا بلال حَبَشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والِدہ ماجِدہ ہیں۔ اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان پر ہونے والے مَظَالِم کفّار بَرْدَاشْت نہ کرسکے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں بھی خرید کر آزاد کر دیا۔[1]

شکاری خود شکار ہو چلے

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! صَحَابِیّات طَیِّبَات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ نے دین کی خاطِر جو تکالیف بَرْدَاشْت کیں بسا اَوقات ان کا یہ تکالیف سہنا دوسروں کے قُبُولِ اسلام کا سبب بھی بن گیا۔ چُنَانْچِہ مَرْوِی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ شریک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کے دل میں جب اسلام کی عَظَمَت نے بسیرا کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کو یہ فِکْر دامَن گیر ہوئی کہ یہ خود تو نَجاتِ اُخْرَوِی پا جائیں گی مگر ان کی جاننے والیاں کہیں جہنّم کا ایندھن نہ بن جائیں۔ چُنَانْچِہ انہوں نے اپنی جاننے والیوں کو بھی جہنّم کا ایندھن بننے سے بچانے کے لیے رات دن کوششیں شروع فرما دیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا بڑی خاموشی اور اِسْتِقَامَت سے قریش کی خواتین تک نیکی کی دَعْوَت پہنچایا کرتی تھیں، اَہْلِ مکّہ کو جب خَبَر ہوئی تو انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کو پکڑ لیا اور کہنے لگے: اگر ہمیں تمہارے قبیلے کا لِحَاظ نہ ہوتا تو تمہیں سَخْت سزا دیتے لیکن اب ہم تمہیں (یہاں اپنے پاس مکّہ میں نہیں رہنے دیں گے بلکہ) مسلمانوں کے پاس (مدینہ طیبہ) پہنچا کر ہی دم لیں گے۔ لہٰذا اُنہوں نے اِنہیں ایک ایسے

[1] .... سبل الھدی والرشاد، الباب الخامس عشر فی عدوان المشرکین... الخ، ۲/ ۳۶۱ مفھومًا

www.dawateislami.net

اُونٹ پر سوار کیا جس پر کوئی کجاوہ تھا نہ کوئی کپڑا وزین وغیرہ۔ اس پر مزید یہ کہ جب بھی وہ کسی مَقام پر پڑاؤ ڈالتے تو انہیں باندھ کر دھوپ میں ڈال دیتے اور خود سائے میں جاکر بیٹھ جاتے۔ مسلسل تین دن تک ان کی یہی حالَت رہی، وہ انہیں نہ کچھ کھلاتے نہ پلاتے۔ قُربان جائیں ان کی اِستِقامَت پر ! انہوں نے عَرَب کی اس چلچلاتی دھوپ میں سَفَر کی صُعُوبتوں (تکلیفوں) کے عِلاوہ بھوک پیاس کی سختیاں بھی جھیلیں مگر لمحہ بھر کے لیے بھی صَبْر کا دامَن اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ آخر جب یہ اپنے ہوش سے بیگانہ ہونے لگیں تو رَحْمَتِ خداوندی نے آگے بڑھ کر انہیں اپنی آغوش میں لے لیا اور ان پر کَرَم کی ایسی بارش برسائی کہ ان پر ظُلْم و سِتَم کرنے والے خود تائب ہو کر مسلمان ہوگئے گویا شکاری خود شکار ہوگئے۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک دن جب قافلے والوں نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور انہیں باندھ کر حَسْبِ مَعْمُول دھوپ میں ڈال کر خود سائے میں چلے گئے تو اچانک انہوں نے اپنے سینہ پر کسی چیز کی ٹھنڈک مَحْسُوس کی، دیکھا تو وہ پانی کا ایک ڈول تھا جو آسمان کی وسعتوں سے نمودار ہوا تھا۔ انہوں نے بے تابی سے ابھی تھوڑا سا پانی پیا تھا کہ وہ بلند ہو گیا، کچھ دیر بعد ڈول پھر آیا انہوں نے اس بار بھی تھوڑا سا ہی پانی پیا تھا کہ اسے پھر اٹھا لیا گیا۔ کئی بار ایسا ہوا، جب تھوڑا تھوڑا کر کے پانی ان کے جِسْم میں گیا تو یہ قدرے جان میں آگئیں اور پھر وہ ڈول سارے کا سارا ہی ان کے حوالے کر دیا گیا، انہوں نے خوب سیر ہو کر پیا اور باقی پانی اپنے جِسْم اور کپڑوں پر اُنڈیل لیا۔ جب وہ لوگ آئے، ان پر پانی کا اَثَر پایا اور انہیں اَچّھی حالَت میں دیکھا تو پوچھنے لگے: کیا تم

www.dawateislami.net

نے کھل کر ہمارے مشکیزوں سے پانی پیا ہے؟ انہوں نے اِنْکار کرتے ہوئے جب انہیں اَصْل ماجرا بتایا تو انہیں قطعاً یقین نہ آیا، البتہ! کہنے لگے کہ اگر تم سچی ہو تو پھر تمہارا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ لہٰذا جب انہوں نے اپنے مشکیزوں کو دیکھا اور انہیں ایسے ہی پایا جیسے انہوں نے چھوڑے تھے تو وہ سب مسلمان ہو گئے۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری بے حِساب مَغْفِرَت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھبرائیے مت!

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! بغیر ہمّت ہارے آپ بھی خوب خوب انفرادی کوشش کرتی رہیے اور اِس ضِمْن میں اگر کوئی بھی تکلیف پہنچے تو صَبْر وشکیبائی کا دامَن ہاتھ سے مَت چھوڑیئے بلکہ آنے والی مصیبت پر ہمیشہ صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی ان تکلیفوں اور اَذِیَّتوں کو یاد کر لیجئے جو انہوں نے راہِ خُدا میں بَرْداشْت کیں اور کبھی بھی صَبْر کا دامَن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے صَدْقے خُدا کا کَرَم ہو گا اور آپ کا ان تکالیف پر صَبْر کرنا آپ کے لیے بہُت بڑی بھلائی کا پیش خیمہ ثابِت ہو گا۔ کیونکہ دِیْنِ اِسْلَام قُربانیوں سے پھیلا ہے، ہم تو مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئیں، دنیا میں آتے ہی کانوں میں اَذان گونجی، ہر طرح کی مذہبی آزادی مُیَسَّر، کوئی نَماز سے روکنے والا نہ کوئی کَلِمَہ پڑھنے پر ظُلْم ڈھانے والا۔ یہ سب نعمتیں انہی نُفُوسِ قُدْسِیَہ کی

[1] ...... معرفۃ الصحابہ، ۴۱۱۲-ام الشریک الدوسیہ، ص۳۵۱۸، حدیث: ۷۹۶۷ مفھومًا

www.dawateislami.net

قُربانیوں کا نتیجہ ہیں جنہوں نے اپنا سب کچھ لُٹا دیا مگر دین پر آنچ نہ آنے دی، بِلاشُبہ ان سب کی قُربانیوں کو کسی صُورَت فَرامَوش نہیں کیا جاسکتا کہ جو قومیں اپنے مُحْسِنوں کو بھول جاتی ہیں زوال ان کا مُقدَّر ٹھہرتا ہے۔

راہِ خدا میں کیسی چیز پیش کی جائے؟

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! خَیر و بھلائی حاصِل کرنے کا ایک بَہُت بڑا ذریعہ یہ بھی ہے کہ راہِ خُدا میں ہمیشہ ایسی چیز کا نذرانہ پیش کیا جائے جو پسندیدہ و مَحْبُوب ہو۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود ہماری اس مُعامَلے میں رَہْنُمائی کچھ یوں فرمائی ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ (پ۴، آل عمران: ۹۲)

ترجمۂ کنز الایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خُدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرْچ کرو۔

اس اِعْتِبار سے غور کریں تو مَعْلُوم ہو گا کہ تین ہی چیزیں ایسی ہیں جن سے انسان پیار کر سکتا ہے یعنی مال، جان یا خاندان۔ اگر صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی سیرت کی روشنی میں ان تینوں چیزوں کا جائزہ لیا جائے تو عَقْل دنگ رہ جاتی ہے کہ انہوں نے اسلام کی خاطِر مال تو مال اپنی یا اپنے خاندان والوں کی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی کبھی دریغ نہ کیا۔ جب بھی جہاں بھی اسلام کے نام پر ان تینوں چیزوں میں سے کسی چیز کی حاجَت پیش آئی تو اسلام کی ان اَوَّلین خواتین کے جذبۂ ایمانی میں ان چیزوں کی قربانیوں سے اِضافہ ہی ہوا، کبھی کمی واقع نہ ہوئی۔ کسی نے گویا کہ صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے اسی جذبۂ ایمانی کو کیا خوب شعری صُورَت میں پیش کیا ہے:

www.dawateislami.net

تُندیِ بادِ مُخالف سے نہ گھبرا اے عُقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اُڑانے کے لیے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ذیل میں صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی راہِ خُدا میں مال، جان اور خاندان کے حوالے سے دی جانے والی چند قُربانیاں مُلاحَظہ کرتی ہیں:

مال کی قربانی

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دینِ اسلام نے صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ سے جیسی بھی قُربانی مانگی ان نُفُوسِ قُدْسِیَہ نے فوراً پیش کر دی۔

کنگن حکم سرکار پر قربان

ایک صحابیہ بارگاہِ رِسَالَت میں حاضِر ہوئیں تو ان کے ہاتھ میں سونے کے دو بڑے بڑے کنگن تھے جنہیں دیکھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافْت فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ عَرْض کی: نہیں! اِرشاد فرمایا: تو کیا یہ پسند کرتی ہو کہ قِیامَت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں (ان کی زکوٰۃ نہ دینے کے سبَب) آگ کے کنگن پہنائے؟ یہ سن کر اس نیک بخت صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے فوراً وہ کنگن اُتار کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں پیش کرتے ہوئے عَرْض کی: یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہیں۔[1]

[1] .... ابوداود، کتاب الزکوۃ، باب الکنز ماھو...الخ، ص ۲۵۴، حدیث: ۱۵۶۳

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اس صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عَظَمَت پر قربان! جیسے ہی سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق ترجمان سے حُکْمِ شَریعت اور عذابِ الٰہی کی وَعید سنی، فوراً کنگن رَسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں پیش کر دیئے۔[۱] صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی سیرت کا مُطالَعَہ کرنے سے یہ بات مَعْلُوم ہوتی ہے کہ راہِ خُدا میں مال خَرْچ کرنے میں انہوں نے کبھی بھی لیت ولَعَل (ٹال مَٹول) سے کام نہ لیا، بلکہ ان کے پیشِ نَظَر ہمیشہ رَضائے خُداوندی کا حُصُول رہا اور بسا اَوقات وہ مال و دولت کی فراوانی کو اپنے لیے بوجھ مَحْسُوس کیا کرتیں۔ چُنانْچِہ،

ایک رِوایَت میں ہے کہ ایک بار اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے قرابت دار حضرت سَیِّدُنا مُنْکَدِر بن عبد اللّٰہ رَحمَۃُ اللّٰہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی خِدْمَت میں حاضِر ہو کر اپنی کسی حاجَت کا ذِکْر کیا، (اس وَقْت آپ کے پاس کچھ نہ تھا، چُنانْچِہ) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ان سے فرمایا: جو کچھ بھی مجھے ملا میں سب سے پہلے آپ کو ہی بھیجوں گی۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کسی نے دس ہزار دِرْہَم آپ کی خِدْمَت میں پیش کئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے آپ سے فرمانے لگیں: اے عائشہ! کس قَدْر جَلْد تمہیں مال کی آزمائش میں مُبْتَلا کر دیا گیا ہے۔ لِہٰذا فوراً وہ تمام دِرْہَم حضرت سَیِّدُنا مُنْکَدِر بن عبد اللّٰہ رَحمَۃُ اللّٰہ کو بھجوا دیئے۔[۲]

---

[۱] .... صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی دین کیلئے مالی قربانیوں کا تفصیلی مطالعہ کرنے کیلئے المدینۃ العلمیہ کے شعبہ فیضانِ صحابیات کا پیش کردہ رسالہ ”صحابیات اور انفاق فی سبیل اللّٰہ“ ملاحظہ فرمایئے۔

[۲] .... صفۃ الصفوۃ، محمد بن المنکدر... الخ، المجلد الاول، ۲/ ۹۷

www.dawateislami.net

جان کی قُربانی

جان سے بھی زیادہ سرکار سے محبت

زِنْدگی سے مَحبَّت اگرچہ ایک فطری عَمَل ہے مگر قُربان جایئے صَحَابِیّات طَیِّبَات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے عِشْقِ مصطفٰے پر! اُنہیں اپنی جانوں سے زیادہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت تھی۔ جیسا کہ ایک رِوایت میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہ کی خالہ حضرت سَیِّدَتُنا فاطِمہ بِنْتِ عُتْبہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہا ایک بار سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَتِ اَقْدَس میں حاضِر ہوئیں تو عَرْض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایک وَقْت تھا جب میں چاہتی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر کے عِلاوہ دنیا بھر میں کسی کا مکان نہ گرے مگر اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اب میری خواہش ہے کہ دنیا میں کسی کا مکان رہے یا نہ رہے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَکان ضَرور سلامَت رہے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اس وَقْت تک کامِل مومِن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔ [1]

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت صِرف کامِل واَکمل ایمان کی عَلامَت ہی نہیں بلکہ ہر اُمَّتی پر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ حَق بھی ہے کہ وہ سارے جہان سے بڑھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے

[1] .... اسد الغابہ، ۷۱۹۰-فاطمة بنت عتبة، ۷/۲۲۳

www.dawateislami.net

محبّت رکھے اور ساری دنیا کو آپ کی محبّت پر قُربان کر دے۔

محمد کی محبّت دِینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد کی محبّت ہے سَنَد آزاد ہونے کی
خُدا کے دامَنِ توحید میں آباد ہونے کی[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جان دینا یا کسی کی جان لینا

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! بلاشُبہ حضرت سَیِّدَتُنا سُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا دِین پر مَر مٹنے والی خواتین کی سرخیل (امیر و سردار) ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے جس دَور میں اِسلام قبول کیا وہ وَقْت بڑا کڑا تھا، ہر طرف ظُلْم و سِتَم کی منہ زور آندھیاں چل رہی تھیں، مگر جب دین کو ایک مَضْبُوط عِمارَت کا سائبان مُیَسَّر آیا تو دین کے رکھوالے ظُلْم و سِتَم کی ان آندھیوں کے سامنے اس طرح سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے ہو گئے کہ کُفْر کے ایوانوں میں زلزلہ بپا ہو گیا۔ چُنَانْچِہ جب دین پر مَر مٹنے کے لیے اپنی جان دینے اور کسی کی جان لینے کا مَرْحَلہ آیا تو مَردانِ حق کی ہمّتوں اور اِرادوں کو مَضْبُوط سے مَضْبُوط تر بنانے میں جو کردار صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ نے ادا کیا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ اس لیے کہ جب بھی کفّار کی یلغار کے وَقْت بَرسرِپیکار عاشقانِ مصطفٰے کے قَدَم لڑکھڑائے یا کبھی کسی مَوْقَع پر

[1] .... صحابہ کرام کا عشقِ رسول، ص ٢٢

www.dawateislami.net

انہوں نے کمزوری دِکھائی تو اِسلام کی یہ اَوَّلین و بہادر خواتین اپنی نزاکت و نِسْوانیت کو بالائے طاق (الگ) رکھ کر میدانِ جہاد میں اس طرح کُودیں کہ باطِل کو ہمیشہ اپنے منہ کی کھانا پڑی۔ یہ نازُک شیشیاں گُھمسان کی جنگ میں ننگی تلوار بن گئیں اور انہوں نے اپنے سامنے آنے والے ہر منہ زور و سرکش شیطان کو کاٹ کر رکھ دیا۔ ان کے دل میں کبھی باطِل قوتوں سے ٹکراتے وَقت خوف نے جگہ لی نہ کبھی کسی لمحے یہ گھبرائیں، کیونکہ ان کے دل میں تو بَس ایک ہی بات سمائی ہوئی تھی کہ عَظَمت و ناموسِ رِسَالت پر جان تو قُربان ہو سکتی ہے مگر اس کی شان و آن پر کوئی حَرْف و نِشان آئے ایسا ہو نہیں سکتا۔ دین پر قُربان ہو جانے کا جذبہ رکھنے والی ان نازُک کلیوں کو خون آشام (خونخوار) شیرنیوں کے رُوپ میں دھاڑتے دیکھ کر تاریخِ عالَم آج بھی وَرْطۂ حَیرت (حیرت کے بھَنْور و گرداب) میں ہے۔ جیسا کہ اُحد کے میدان میں جب مسلمانوں کی صفوں میں اَبْتَری (بے ترتیبی) پیدا ہوئی اور کفّار کی یَلْغار بڑھی تو اس عالَم میں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ عمّارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بہادری کے جو جوہَر دِکھائے اسے ذیل کے اَشعار میں کیا ہی خوب بیان کیا گیا ہے:

اُحد میں خدمتیں جن کی بَہُت ہی آشکارا تھیں ۔۔۔ انہیں میں ایک بی بی حضرتِ اُمِّ عمّارہ تھیں
پئے اِسلام دے کر اپنے فرزندوں کی قُربانی ۔۔۔ پلاتی تھی یہ بی بی زَخْمیانِ جنگ کو پانی
نبی کی ذات پر جب جھک پڑے اِیمان کے دشمن ۔۔۔ ہوئے اس زِندَگیِ بَخْشِ جہاں کی جان کے دشمن
اسی شَمْعِ ہُدیٰ پر جب پَلَٹ کر آ گئی آندھی ۔۔۔ تو اس بی بی نے رَکھ دی مَشک، چادر سے کَمر باندھی
تھے اسکے شوہَر و فَرزَند بھی مَصروفِ جاں بازی ۔۔۔ رسولُ اللّٰہ پر قُربان تھے اللّٰہ کے غازِی

www.dawateislami.net

ہوئی یہ شیر زن بھی اب قتال و جنگ میں شامل ۔۔۔ سپر بن کر لگی پھرنے وہ گردِ ہادیِ کامل
یہ اپنی جان پر ہر زخم دامن گیر لیتی تھی ۔۔۔ کوئی حربہ وُجودِ پاک تک آنے نہ دیتی تھی
نظر آئی نئی صورت جو حرزِ جانِ پیغمبر ۔۔۔ کیا اِک لخت بڑھ کر حملہ ایک بد کیش نے اس پر
نہتی تھی مگر کرنے لگی پیکار دشمن سے ۔۔۔ مروڑا اس کا بازو چھین لی تلوار دشمن سے
اسی شمشیر سے اس نے سرِ شمشیر زن کاٹا ۔۔۔ ہوا اس شیر زن کے خوف سے اَعدا میں سنّاٹا
جدھر بڑھتے ہوئے پاتی تھی وہ محبوبِ باری کو ۔۔۔ پہنچتی تھی وہیں اُمِّ عمّارہ جاں نثاری کو
سر و گردن پہ اس بی بی نے تیرہ زخم کھائے تھے ۔۔۔ مگر میدان سے اس کے قدم ہٹنے نہ پائے تھے
یہ اُٹھی تھی نمازِ صُبح کو تاروں کے سائے میں ۔۔۔ نمازِ ظہر تک قائم تھی تلواروں کے سائے میں

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اِسلام پلتا ہے
اسی غیرت سے اِنساں نُور کے سانچے میں ڈھلتا ہے [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ عمّارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا یہ جذبۂ جِہاد و شوقِ شَہادَت صِرف دَورِ نبوی تک ہی مَحدُود نہ رہا بلکہ جب مُسَیلمہ کذّاب نے تاج و تختِ خَتمِ نبوّت پر ڈاکا ڈالنا چاہا اور نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو اس کی سرکوبی کرنے والے لشکر میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ شامِل تھیں۔ اس جنگ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا ایک ہاتھ مُبارَک مفْلُوج ہوا اور جِسْم پر تلوار اور نیزے کے 12 زَخْم آئے۔ [2] آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا ہاتھ مُبارَک چونکہ ناموسِ

[1] .... شاہنامۂ اسلام مکمل، حصّہ سوم، ص۴۹۶

[2] .... استیعاب، ۳۶۰۰-امّ عمّارہ الانصاریہ، ۴/۵۹۰

www.dawateislami.net

رِسَالَت کی حِفَاظَت میں مفْلُوج ہوا تھا لہٰذا بارگاہِ خُداوندی میں آپ کی یہ قُربانی کچھ یوں مَقْبول ہوئی کہ آپ کے اس ہاتھ میں یہ بَرَکت پیدا ہوگئی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنا یہ ہاتھ جس بھی مریض کو مَس کر کے اس کے لئے دُعا فرماتیں وہ شِفا پاجاتا۔ (1)

اسی طرح جَنگِ یَرمُوک کے مَوْقَع پر جب مسلمانوں کی صَفوں میں کمزوری کی دراڑیں پڑنے لگیں تو خَواتینِ اِسْلَام نے آگے بڑھ کر جو کارہائے نُمایاں سر اَنْجام دیئے وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں، مثلاً صِرف حضرت سَیِّدَتُنا اَسما بِنْتِ یزید اَنصاریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے نو9 کافِروں کو خیمے کی ایک لکڑی سے قَتْل کیا۔ (2)

یہی نہیں بلکہ جب شام کے میدانِ اَجْنَادِین میں رُوم کی فوجیں صَف آرا ہونے لگیں تو مُلکِ شام میں مُخْتَلِف جگہوں پر مَصروفِ جِہاد اِسْلَامی لشکر نے بھی ایک ہی جگہ جَمْع ہونے کا اِرادہ کر لیا۔ اس وَقْت حضرت سَیِّدُنا ابو عُبَیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سَیِّدُنا خالِد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ دِمَشْق کا مُحاصَرہ کیے ہوئے تھے، جب مُحاصَرہ تَرْک کر کے وہ سب بھی اَجْنَادِین کی طرف روانہ ہوئے تو دِمَشْق میں مَوجُود مَحْصُور رُومیوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ چونکہ وہ قلعہ کی دیوار سے اِسْلَامی لشکر کی روانگی کا یہ مَنْظر دیکھ چکے تھے کہ لشکر کا ایک بڑا حِصّہ آگے آگے جبکہ ان کے پیچھے مَحْض ایک ہزار مُحافِظوں کی مَعیَّت میں مال و اَسباب اور عورتوں اور بچوں کا قَافِلہ چل رہا ہے تو انہوں نے اس مَوْقَع کو غنیمت جانتے

---

(1) ......روض الانف، امّ عمّارہ وامّ منیع بیعۃ القبۃ الاخری، ۴/۱۱۸

(2) ......معجم کبیر، باب الالف، اسماء بنت یزید... الخ، ۱۰/۲۳۱، رقم: ۱۹۸۸۲

www.dawateislami.net

ہوئے عَقَب (پیچھے) سے حملہ کرکے مال واَسباب ہتھیانے کا پروگرام بنالیا۔ لٰہذا انہوں نے اپنے فاسِد اِرادوں کی تکمیل کے لیے 16 ہزار کے لشکر کو دو حصّوں میں تقسیم کیا اور چھ ہزار رُومیوں نے مُحافِظِین قَافِلہ پر حملہ کر دیا جبکہ دوسرے بڑے دس ہزار پر مُشْتَمِل حصّے نے عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا اور سب مال واَسباب لوٹ کر چلتا بنا۔ مُحافِظِینِ قَافِلہ چونکہ دشمنوں کے ایک حصّے کے ساتھ برسرِ پیکار تھے اور عورتوں بچوں کی رکھوالی کوئی نہیں کر رہا تھا، چُنانْچِہ ایک مُحافِظ نے اس مُشْکِل گھڑی میں آگے آگے جانے والے اِسْلَامی لشکر کو صُورَتِ حال سے آگاہ کرنے کے لیے اپنے گھوڑے کو ہوا کے دَوش پر دوڑانا شروع کر دیا۔

ادھر مال واَسباب وغیرہ لُوٹنے والا رُومی لشکر فتح کی خوشی میں پھولا نہ سما رہا تھا اور ایک جگہ رک کر اپنے باقی ماندہ لشکر کا اِنتظار کر رہا تھا، جب اس مُشْکِل گھڑی میں خواتینِ اِسْلَام نے خود پر غور کیا تو حضرت سَیِّدَتُنا خَولہ بِنْتِ اَزْوَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے تمام عورتوں کو مُخاطَب کرتے ہوئے فرمایا: اِسْلَام کی بہَادُر بیٹیو! کیا اس بات پر راضی ہو کہ رُومی ہم پر غالِب آجائیں اور ہم ان مشرکوں کی باندیاں بن کر رہیں؟ ہماری وہ بہَادُرِی کہ جس کا شُہرہ ہر خاص وعام کی زبان پر ہے، کہاں چلی گئی؟ ہماری شُجَاعَت اور دانِش مَندی کو آج کیا ہو گیا ہے؟ اے اِسْلَام کی غیرت مند خواتین! ان مشرکوں کی باندی بن کر جینے سے مر جانا زیادہ بہتر ہے، ذِلَّت کی زِنْدَگی سے عزّت کی موت اَچّھی ہے، آج وَقْت کا تقاضا ہے کہ بہَادُرِی کا مُظاہَرہ کرو اور ان رُومیوں سے لڑتے ہوئے جامِ شَہادَت نوش کرو۔ اس پر جب کسی نے

www.dawateislami.net

اپنے بے سر و سامان اور خالی ہاتھ ہونے کے مُتَعَلِّق عَرض کی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: خیموں کی چوبیں اور دیگر لکڑیاں لے کر ان رُومی ناکَسوں (ذلیلوں) پر حملہ کر دو، مُمکِن ہے کہ ہم ان پر غالِب آجائیں، ورنہ کیا ہو گا، یہی کہ مرتبۂ شَہادَت پا جائیں گی۔ یہ سن کر سب خواتین نے خیموں کی چوبیں نِکال لیں اور ہاتھ میں ایک ایک چوب پکڑ کر یکبارگی رُومیوں پر ٹوٹ پڑیں۔ گویا کہ سراپا نَزاکَت نے پیکر شُجاعَت کا رُوپ اِخْتِیار کر لیا، حضرت سَیِّدَتُنا خولہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سب سے پیش پیش تھیں، ایک چوب ان کے ہاتھ میں تھی اور ایک ایک کاندھے اور پشت پر باندھ رکھی تھی تاکہ ایک کے ٹوٹ جانے پر دوسری اِسْتِعمال میں لائی جا سکے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا چونکہ اِسْلَام کے بَطَلِ جلیل حضرت سَیِّدُنا ضِرار بن اَزْوَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ہمشیرہ تھیں اس لیے بَہادُری و بے جگری آپ کے خون میں شامِل تھی۔ جب ایک رُومی سپاہی نے آگے بڑھ کر انہیں روکنے کی کوشِش کی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اس کے سر پر اس زور کی چوب ماری کہ اس کا سر تربوز کی طرح پھٹ گیا۔ پھر کیا تھا دیگر خواتین کی ہِمَّت اور بڑھ گئی اور یوں ان سب نے مل کر تقریباً 30 رومیوں کو واصِلِ جہنّم کر دیا۔ ادھر اِسْلَامی لشکر بھی چھ ہزار رومیوں میں سے 5900 کو تہِ تیغ کرنے اور 100 کو گرِفتار کرنے کے بعد ان کی حِفاظَت کے لیے آ گیا۔ اس دَستے کی قِیادَت حضرت سَیِّدُنا خالِد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرما رہے تھے، انہوں نے دُور سے رُومی لشکر میں اَبْتَری (بے ترتیبی) کے آثار دیکھے تو اَحْوال سے آگاہی پانے کے لیے کسی

www.dawateislami.net

کو بھیجا، جب یہ حقیقت مَعْلُوم ہوئی کہ مسلمان خواتین نے رومیوں کو مار مار کر ان کا بُھرکَس (کچومر) نِکال دیا ہے تو خدا کا شکر ادا کیا اور فوراً آگے بڑھ کر ان پاک دامَن بی بیوں کو بُری نَظَر دیکھنے اور ان کی عِصْمَت و عزّت سے کھیلنے کا ناپاک خواب دیکھنے والوں کا نام صفحۂ ہستی سے مِٹا ڈالا۔[1]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! اِسْلَامی تاریخ ایسے بے شُمار واقعات سے بھری پڑی ہے کہ جب کبھی بھی اِسْلَام پر کوئی کڑا وَقت آیا تو اِسْلَام کی اَوَّلِین خواتین نے جان دینے سے منہ موڑا نہ دُشمنانِ اِسْلَام کی جان لینے سے کبھی انہوں نے گریز کیا۔ بلاشُبہ ان کے مُتَعَلِّق یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اس شعر کی عملی صُورَت تھیں:

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی
حَق تو یہ ہے کہ حَق ادا نہ ہوا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَعِزَّا و اَقْرِبا اور اَہْل و عَیال کی قُربانی

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! صَحَابِیّات طَیِّبَات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ نے دین کی خاطِر اپنی ہر مَحْبُوب چیز قُربان کر دی۔ بھلا ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد سے بڑھ کر کون پیارا ہو سکتا ہے، ان مُقَدَّس ہستیوں نے باغِ اِسْلَام کی آبیاری کے لئے اپنے جگر گوشوں تک کا خون پیش کر دیا۔ آیئے ان میں سے چند ایک کی قُربانیوں کا تَذْکِرہ مُلَاحَظہ کرتی ہیں۔ چُنَانْچِہ،

[1] .... فتوح الشام، خولہ بنت الازور، ۲/۴۴ تا ۵۰ ملتقطاً وملخصاً

www.dawateislami.net

چار بیٹے قربان کرنے والی ماں

دَعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے مَطْبُوعَہ 24 صَفحات پر مُشْتَمِل رسالے جوشِ ایمانی صَفْحَہ 5 پر ہے: جنگِ قادِسِیہ (جو امیرُ الْمُومنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خِلافَت میں لڑی گئی تھی) میں حضرتِ سیِّدَتُنا خَنسا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا چاروں شہزادوں سَمیت شریک ہوئی تھیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جنگ سے ایک روز قَبْل اپنے چاروں شہزادوں کو اس طرح نصیحت فرمائی: میرے پیارے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی، اس ذات کی قَسَم! جس کے سِوا کوئی مَعْبود نہیں، تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو، میں نے تمہارے نَسَب کو خراب نہیں کیا، تمہیں مَعْلُوم ہے کہ **اللّٰہ غفّار** عَزَّوَجَلَّ نے کُفّار سے مُقابَلہ کرنے میں مُجاہِدین کے لئے عظیمُ الشّان ثواب رکھا ہے۔ یاد رکھو! آخِرَت کی باقی رہنے والی زِندَگی دنیا کی فنا ہونے والی زِندَگی سے بدَرَجہا بہتر ہے۔ سنو! سنو! قرآنِ پاک کے پارہ 4 سورۂ آلِ عِمران کی آیت نمبر 200 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۠ (۲۰۰)

(پ۴، آل عمران: ۲۰۰)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے اِیمان والو! صَبْر کرو اور صَبْر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اِسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، اس امّید پر کہ کامیاب ہو۔

www.dawateislami.net

صُبح کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ جنگ میں شِرْکت کرو اور دشمنوں کے مُقابلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَدَد طَلَب کرتے ہوئے آگے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زور پر آگئی اور اس کے شُعلے بھڑکنے لگے ہیں تو اس شُعلہ زَن آگ میں کود جانا، کافِروں کے سردار کا مُقابلہ کرنا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عزّت واِکرام کیساتھ جنّت میں رہو گے۔ جنگ میں حضرتِ سیِّدَتُنا خَنسا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے چاروں شہزادوں نے بڑھ چڑھ کر کُفّار کا مُقابلہ کیا اور یکے بعد دیگرے جامِ شَہادَت نوش کرگئے۔ جب ان کی والِدۂ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو ان کی شَہادَت کی خَبَر پہنچی تو اُنہوں نے بجائے واوَیلا مچانے کے کہا: اُس پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکْر ہے جس نے مجھے چار شہید بیٹوں کی ماں بننے کا شَرَف عَطا فرمایا۔ مجھے اللہ رَبُّ العزّت کی رَحْمَت سے اُمّید ہے کہ میں بھی ان چاروں شہیدوں کے ساتھ جنّت میں رہوں گی۔ [1]

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے کچھ پروا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

باپ، بھائی اور شوہر کی قربانی

غزوۂ اُحد کے مَوْقَع پر شیطانی اَفواہ سن کر قبیلہ بنی دِینار کی ایک صحابیہ جذبات پر قابو نہ رکھ پائیں اور اپنے گھر سے نِکل کر میدانِ جنگ کی طرف چل پڑیں، راستے میں انہیں ان کے باپ، بھائی اور شوہَر کی شَہادَت کی خَبَر ملی مگر انہوں نے کوئی پَروا نہیں کی اور لوگوں

[1] .... اسد الغابہ، ۶۸۸۳-خنساء بنت عمرو، ۷/ ۹۰-۹۱

www.dawateislami.net

سے یہی پوچھتی رہیں: یہ بتاؤ! میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے ہیں؟ جب انہیں بتایا گیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آپ ہر طرح بخیریت ہیں تو بھی ان کی تَسَلّی نہ ہوئی اور کہنے لگیں: تم لوگ مجھے **رسولُ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار کرادو۔ جب لوگوں نے انہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب لے جا کر کھڑا کر دیا اور انہوں نے جمالِ نبوّت کو دیکھا تو بے اِخْتِیار زبان سے یہ جُملہ نِکل پڑا: **کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدَکَ جَلَلٌ**۔ یعنی آپ کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت ہیچ (معمولی) ہے۔

بڑھ کر اُس نے رُخِ اَنْوَر کو جو دیکھا تو کہا!
تو سَلامَت ہے تو پھر ہیچ ہیں سب رَنْج و اَلَم
میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی بَرادَر بھی فِدا
اے شہِ دیں! ترے ہوتے کیا چیز ہیں ہم [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! **اللہ اکبر**! اُن صحابیہ نے دین اور صاحِبِ دین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر شوہر، باپ، بھائی، تینوں کو قُربان کر دیا اور ان کے شہید ہونے سے دل پر صدمات کے تین تین پہاڑ بَرْداشت کئے لیکن قربان جایئے ان کے عِشْقِ مصطفٰے پر! عَرض کرتی ہیں: **یا رَسولَ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت ہیچ (معمولی) ہے۔

[1] .... سیرت مصطفٰی، ص۲۳۸بتصرف بحوالہ سیرت ابن ہشام، غزوہ احد، تحریض عمر لحسان... الخ، المجلد الثانی، ۳/ ۴۷

www.dawateislami.net

ان کے نِثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بُھلا دیے ہیں[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خالو، بھائی اور شوہر کی قربانی

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! آج دیکھا جائے تو کسی کا ہلکا سا کاروباری نقصان ہو جائے یا کوئی فوت ہو جائے تو واویلا مچ جاتا ہے۔ نجانے کتنے دن تک آہ و فُغاں کی صدائیں بُلند ہوتی رہتی ہیں اور ایک صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ تھیں کہ سب کچھ قربان کر کے بھی شُکرِ الٰہی بجالاتی تھیں، ایک نہیں دو نہیں تین تین رشتے دار راہِ خُدا میں قُربان ہو جاتے، مگر یہ نُفُوسِ قُدْسِیَہ پھر بھی راضی برضائے اِلٰہی رہتیں۔ انہی بُلند حوصلہ مُحِبِّ دِین ہستیوں میں سے ایک حضرت سَیِّدَتُنا حَمْنہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا بھی ہیں۔ چُنانچہ مَرْوِی ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر اور آپ کے 70 رُفَقا رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُم کو شہادت نصیب فرمائی تو آپ کی زوجۂ محترمہ حضرت سَیِّدَتُنا حَمْنہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوئیں، آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے حَمْنہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ثواب کی اُمّید رکھ۔ عَرْض کی: کس بات پر؟ فرمایا: تمہارے خالو حمزہ شہید ہو گئے ہیں۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا اور عَرْض کی: انہیں شہادت مُبارَک ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر اپنی رَحمت فرمائے اور ان کی بَخْشِش فرمائے۔ پھر آپ صَلَّی

[1] .... حدائقِ بخشش، ص ۱۰۱

www.dawateislami.net

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے حَمْنہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ثواب کی اُمّید رکھ۔ عَرض کی: کس بات پر؟ اِرشاد فرمایا: تمہارا بھائی بھی شہید ہو گیا ہے۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پھر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھتے ہوئے عَرض کی: انہیں بھی جنّت مُبارَک ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر بھی اپنی رَحمت فرمائے اور انہیں بَخْشْ دے۔ اس کے بعد تیسری بار پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے حَمْنہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ثواب کی اُمّید رکھ۔ عَرض کی: کس بات پر؟ اِرشاد فرمایا: تمہارا شوہر بھی شہید ہو گیا ہے۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شِدَّتِ غم سے بے اِخْتِیار ہو کر جب دُکھ کا اِظْہار کیا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: عورت کے دِل میں جو مَحبَّت اپنے شوہر کے لیے ہوتی ہے ویسی کسی اور کیلئے نہیں ہوتی۔ پھر اسی مَوقَع پر دُکھ کے اِظْہار کے مُتَعَلِّق اِسْتِفْسار فرمایا تو عَرض گزار ہوئیں: مجھے بچّوں کی یتیمی یاد آ گئی تھی، ہم پر نَظَرِ کَرَم فرمایئے۔ چُنَانْچِہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِن بچّوں کے لیے بہترین کفیل ملنے کی دُعا فرمائی۔[1]

صبر و ایثار کی اعلیٰ مثال

صَحابِیّاتِ طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ نے بارگاہِ رِسالَت سے دین کی خاطِر قُربانیوں اور پھر ان پر صَبْر واِسْتِقامَت کا جو جذبہ پایا تھا، یہ انہیں پاک بی بیوں کا حِصّہ تھا کہ وہ راہِ خُدا میں اپنے عزیزوں کی مُثْلہ شُدہ لاشوں (یعنی جس لاش کے ناک، کان اور دیگر اَعْضا وغیرہ کاٹ دیئے جائیں، اس) کو دیکھ کر بھی کمال صَبْر کا مُظاہرہ کرتیں۔ چُنَانْچِہ جب میدانِ اُحد میں

[1] ...... کتاب المغازی، غزوۃ احد، ۱/۲۹۱ مفهومًا

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بڑی بے دردی سے شہید کیا گیا اور ان کے ناک کان وغیرہ کاٹ کر لاش مُبارک کی بے حرمتی کی گئی تو آپ کی بہن حضرت سَیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کفن لے کر حاضِر ہوئیں تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں آگے آنے سے مَنْع کرنے کا حُکْم اِرشاد فرمایا، مَبادا (کہیں) آپ اپنے بھائی کی حالَت دیکھ کر صَبْر کا دامَن ہاتھ سے کھونہ بیٹھیں۔ چُنَانْچِہ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بیٹے حضرت سَیِّدُنا زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ سے عَرض کی: امّی جان! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کو واپَس جانے کا فرما رہے ہیں۔ اس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے کہا: مجھے خَبَر مِل چکی ہے کہ میرے بھائی کا مُثْلہ کیا گیا ہے، چونکہ ایسا راہِ خُدا میں ہوا ہے، اس لیے میں اس سے راضِی ہوں اور صَبْر کروں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ لہٰذا انہیں آگے جانے کی اِجازَت مل گئی[1] اور جب حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کَفَن پہنانے لگے تو حضرت سَیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اس مَوْقَع پر ایسے اِیثار کا مُظاہَرہ کیا جو رہتی دنیا تک اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سنہرے حُرُوف سے لکھا جاتا رہے گا اور وہ یہ کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے عزیز بھائی کے کَفَن کے لیے دو کپڑے لائی تھیں مگر جب آپ کو کَفَن پہنایا گیا تو آپ کے ساتھ دَفْن ہونے والے صحابی کے کَفَن کے لیے کوئی کپڑا مُیَسَّر نہ تھا، چُنَانْچِہ آپ نے ایک کپڑا اس صحابی کو دیدیا اور ایک کپڑے سے اپنے بھائی کو کَفَن دیا۔[2]

---

[1] .... اصابہ، ۱۱۴۱۱ - صفیہ بنت عبد المطلب، ۸/۲۳۶ ملخصًا

[2] .... مسند احمد، مسند العشرۃ... الخ، مسند الزبیر بن العوام، ۱/۴۵۷، حدیث: ۱۴۳۴ ماخوذًا

www.dawateislami.net

بنت صدیق اکبر کی قربانیاں

حضرت سَیِّدَتُنا اَسما بِنتِ اَبی بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے دِیْنِ اِسْلَام کی خاطِر جس قدر قُربانیاں دی ہیں زمانہ انہیں صُبْحِ قِیامَت تک یاد رکھے گا۔ مثلاً اپنی جوانی میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے دین کی خاطِر تھپڑ کھائے، چُنَانْچِہ آپ خود یہ واقعہ کچھ یوں بتاتی ہیں کہ جب رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور میرے والِدِ مُحْتَرَم حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہجرت کے اِرادے سے نکلے تو قریش کا ایک گروہ ہمارے پاس آیا جس میں ابو جہل بن ہِشام بھی تھا۔ وہ لوگ ہمارے دروازے پر کھڑے ہوگئے، میں باہَر نکلی تو انہوں نے کہا: اے ابو بکر کی بیٹی! تیرا باپ کدھر ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قَسم میں نہیں جانتی میرے والِدِ محترم کہاں ہیں۔ میرا اتنا کہنا تھا کہ ابو جہل نے اس زور سے میرے گالوں پر تھپڑ مارا کہ میرے کان کی بالی دُور جا گری۔ [1]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! بڑھاپے میں ہر ماں کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی اولاد اس کا سہارا بنے، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس بندی نے عَین بڑھاپے کے عالَم میں بھی اپنے بیٹے کو دِین کی نامُوس پر قُربان ہونے کا دَرْس دیا اور اس نیک بخت بیٹے نے بھی ماں کا کہا سچ کر دِکھایا۔ چُنَانْچِہ مَرْوِی ہے کہ آپ کے شہزادے حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی شَہادَت سے 10 دن قَبْل آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عِیادَت کے لیے حاضِر ہوئے اور طبیعت کی ناسازی کے مُتَعَلِّق پوچھا۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے یہ جواب دیا

---

[1] .... سیرت ابن ھشام، ھجرة رسول اللہ، راحلة الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، المجلد الاول، ۲/۱۰۰

www.dawateislami.net

کہ ابھی بیمار ہی ہوں۔ تو انہوں نے عَرض کی: مرنے میں عافِیَّت ہے۔ اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بولیں: شاید تم میری موت پسند کرتے ہو، لیکن جب تک دو باتوں میں سے ایک نہ ہو جائے میں مرنا نہیں چاہتی: یا تو تم شہید ہو جاؤ اور میں صَبر کروں یا دشمن کے مُقابلے میں کامیابی حاصِل کرو کہ میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ چُنانچِہ جب حضرتِ سیِّدُنا **عبد اللہ** بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (ظالم و جابِر حکمران حجاج کا مُقابَلہ کرتے ہوئے) شہید ہو گئے اور حَجّاج نے ان کو سولی پر لٹکا دیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا شدید بڑھاپے کے باوُجُود حَجّاج کے مَجْبُور کر دینے پر[1] وہاں تشریف لائیں اور یہ مَنظَر دیکھ کر اسے مخاطَب کرتے ہوئے فرمایا: کیا ابھی اس سوار کے اترنے کا وَقْت نہیں آیا؟[2]

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! ایک غیر ملکی تحقیقی اِدارے کی رپورٹ کے مُطابِق اس وَقْت دنیا بھر میں مسلمانوں کی آبادی ایک ارب ساٹھ کروڑ سے زیادہ ہو چکی ہے جو دنیا کی آبادی کا 23 فیصد حِصّہ ہے۔ یعنی کہا جا سکتا ہے کہ تقریباً دنیا کا ہر چوتھا فرد مسلمان ہے، یہ تعداد کم ہونے کے بجائے دِن بدِن مزید بڑھ رہی ہے جس کی روک تھام کے لیے کُفْر کے ایوانوں میں زلزلے بپا ہیں اور وہ ہر مُمکِن طریقے سے اس سیلابِ رَواں کے سامنے بند باندھنے کی کوشِشیں کر رہے ہیں۔ کہیں غَیُور ماؤں کے جواں سال بیٹوں کی سانسیں چھینی جا

[1] .... جنتی زیور، ص ۵۲۷

[2] .... استیعاب، ۳۴۴۱- عبد اللہ بن زبیر... الخ، ۱/ ۵۴۲ - ۵۴۳ ملتقطاً

رہی ہیں تو کہیں عِفَّت و عِصمَت کی پیکر دوشیزاؤں کے مُحافِظ بھائیوں کا خاتِمہ کیا جارہا ہے، کہیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمَّت کی پردہ نشین خواتین کے سُہاگ اُجاڑے جارہے ہیں تو کہیں ان کی گود میں کھلنے والی نوخیز کلیوں کو مَسلا جارہا ہے۔ ظُلْم و سِتَم اور جَبْر واِسْتِبدَاد کا ایسا کون سا ذَرِیعہ ہے جو باقی چھوڑا جارہا ہے؟ آئے دِن نِت نئے ہتھکنڈوں کے ذریعے اِسْلَام کے اس لہلہاتے دَرَخْت کو صفحۂ ہستی سے مِٹانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ حالانکہ ایسے مَذمُوم اِرادے رکھنے والوں کو مَعْلُوم نہیں:

دَورِ حیات آئے گا قاتِل، قضا کے بعد ہے اِبْتِدا ہماری تِری اِنْتہا کے بعد
قَتْلِ حسین اَصْل میں مَرگِ یزید ہے اِسْلَام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرب وبلا میں ڈوبی داستانِ ظلم وستم

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! ظُلْم و سِتَم کی مُنہ زَور آندھیوں سے گھبرایئے نہیں، بلکہ اپنی ہِمَّت بندھائے رکھئے اور جب بھی حَوصَلے پَسْت ہونے لگیں تو کربلا کی دوپہر کے بعد کا وہ لَرزہ خیز اور دَرْدناک مَنْظر اپنی نِگاہوں کے سامنے لایئے کہ جب صُبْح سے دوپہر تک خاندانِ نبوّت کے تمام چشم وچراغ اور دیگر عاشِقانِ اَہْلِ بیت ایک ایک کر کے شہید ہو گئے، ان میں جگر کے ٹکڑے بھی تھے اور آنکھ کے تارے بھی، بھائی اور بہن کے لاڈلے بھی اور باپ کی نِشانیاں بھی۔ ذرا اس مَاحَول میں خاندانِ نُبوَّت کی ان خواتین کو بھی چشمِ تَصَوُّر سے دیکھئے جن میں سَرْوَرِ اَنْبِیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹیاں بھی ہیں تو سوگوار مائیں اور پریشان

www.dawateislami.net

حال بہنیں بھی۔ ان میں وہ بھی ہیں جن کی گودیں خالی ہو چکی ہیں، جن کے سینے سے اولاد کی جُدائی کا زَخْم رِس رہا ہے، جن کی گود سے شِیر خوار بچہ بھی چھین لیا گیا ہے اور جن کے بھائیوں، بھتیجوں اور بھانجوں کی بے گور و کَفَن لاشیں سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ روتے روتے جن کی آنکھوں کا چشمہ سوکھ گیا ہے۔ عورت ذات کے دل کا آبگینہ یونہی نازُک ہوتا ہے ذرا سی ٹھیس جو بَرْدَاشْت نہیں کر سکتا آہ!!! اس پر آج پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! ذرا اپنے دِل پر ہاتھ رکھ کر سوچئے کہ ہمارے یہاں ایک مَیِّت ہو جاتی ہے تو گھر والوں کا کیا حال ہوتا ہے؟ غم گساروں کی بھیڑ اور چارہ گروں کی تلقینِ صَبْر کے باوُجُود آنسو نہیں تھمتے تو پھر کربلا کے میدان میں خاندانِ نبوّت کی ان سوگوار عورتوں پر کیا گزری ہوگی جن کے سامنے بیٹوں، شوہروں اور عزیزوں کی لاشوں کا اَنبار لگا ہوا تھا، جو غمگساروں اور شریکِ حال ہمدردوں کے جُھرْمَٹ میں نہیں خونخوار دشمنوں اور سَفّاک درندوں کے نرغے میں تھیں۔ بِالْخُصُوص خاندانِ نبوّت کی ان شہزادیوں پر شامِ غریباں قِیامَت سے کم نہ تھی، ایک طرف یزیدی لشکر میں خوشیوں کا چراغاں تھا تو دوسری طرف حَرَم کے پاسبانوں کے ہاں اندھیرا تھا، ایک طرف فتح کے شادیانے تھے تو دوسری طرف فضا پر موت کے سناٹے تھے۔ زِنْدَگی کی یہ سوگوار اور اُداس رات کاٹے نہیں کٹ رہی تھی، رات بھر سسکیوں کی آواز آتی رہی، آہوں کا دھواں اٹھتا رہا اور رُوحوں کے قافلے اترتے رہے۔ آج پہلی رات تھی کہ خُدا کا گھر بسانے کے لئے اَہْلِ حَرَم نے سب کچھ لُٹا دیا تھا۔ آہ!!! کلیجہ شَق کر دینے والے سارے اَسباب اس رات میں جَمْع

www.dawateislami.net

ہو گئے تھے۔ بڑی مُشکِل سے صُبح ہوئی، اُجالا پھیلا اور دِن چڑھنے پر اونٹنی کی ننگی پیٹھ پر گلشنِ نبوّت کے ان مُرجھائے ہوئے پھولوں کو رسیوں سے خوب جکڑ کر بٹھایا گیا کہ جُنبِش (حَرَکت) تک نہ کر سکیں۔ پھر اَہلِ بیت کا یہ لُٹاپِٹاقافِلہ جس وَقْت کربلا کے میدان سے رُخصت ہوا، وہ قِیامت خیز مَنْظر کیسا ہو گا!

قافلے اِس طرح دنیا میں بہت کم جاتے ہیں جسطرح آج کے دن اَہلِ حَرَم جاتے ہیں
قافِلہ ہے مَدَنی لوگ ہیں اَولادِ علی ہاشمی خیل ہیں اور آلِ رَسولِ عربی
اَہلِ بیتِ نبوی ہیں یہ اَسیرانِ بَلا سر و سامان ہے یاں بے سر و سامانی کا
آستیں اَشک سے تر جیب و گریبان سب چاک منہ پہ تھی گردِ اَلَم آنکھیں تھیں خوں سے نمناک
دن کو راحت نہ کسی وَقْت نہ شب کو آرام ساتھ خیمہ نہیں جس میں کہ ہو راتوں کو مقام
غمِ شبیر نہاں دل میں کیے جاتے تھے داغِ غم تحفۂ اَحباب لیے جاتے تھے
رنج تازہ بھی جو آتے تھے پیے جاتے تھے جانِ غم دیدہ کو گو صبر دیئے جاتے تھے
ضبط نالہ کریں تو سینہ پھٹا جاتا تھا نہ کریں گریہ تو دل غم سے جلا جاتا تھا
کیا کہیں آکے وہ اس دَشت میں کیا کھو کے چلے گھر سے آئے تھے یہاں کیا اور کیا ہو کے چلے [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قافلہ کی سوئے کوفہ روانگی

خاندانِ رِسالت کا یہ تاراج قافِلہ جب مَقْتَل کے قریب سے گزرنے لگا تو خواتینِ اَہلِ بیت بے تاب ہو گئیں۔ ضَبط نہ ہو سکا تو آہ و فریاد کی صدا سے کربلا کی زمین ہِل گئی۔ سیّدہ

[1] ......شامِ کربلا، ص۲۱۹ ملتقطاً

www.dawateislami.net

خاتونِ جنّت کی لاڈلی بیٹی حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا حال سب سے زیادہ رِقَّت انگیز تھا۔ کسی نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ان جذبات کو اَشعار کی شکل میں کچھ یوں نقل کرنے کی کوشش فرمائی ہے:

سر میرے کوئی دوس نہ دیویں بہن تیری مجبور اے
کتھوں لیاواں کفن میں تیرا ایتھوں شہر مدینہ دور اے

تم سا کوئی غریب نہیں خستہ تن نہیں — شہادت کے بعد گور نہیں اور کفن نہیں
ہائے ہائے پرائی بستی ہے اپنا وطن نہیں — واقف یہاں کسی سے یہ بیکس بہن نہیں
ہوتا اگر وطن تو میں دفناتی بھائی کو — لا کر کفن پہناتی میں مظلوم بھائی کو[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدْمَۂ جانکاہ (جان کو گھلانے والے صدمے) کی بے خودی میں حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے مدینے کی طرف رُخ کر لیا اور دل ہِلا دینے والی آواز میں اپنے نانا جان کو کچھ یوں مُخاطب کیا: **یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!!! آپ پر آسمان کے فرشتوں کا سلام ہو، یہ دیکھئے! آپ کا لاڈلا حسین کربلا کے میدان میں بے گور و کفن ہے، خاک و خون میں آلودہ ہے۔ نانا جان آپ کی تمام اولاد کو ان بدبختوں نے شہید کر دیا، آپ کی بیٹیاں قید ہیں، یہاں پردیس میں ہمارا کوئی شَناسا (جاننے والا) نہیں۔ نانا جان اپنے یتیموں کی فریاد کو پہنچئے۔** ابنِ جریر کا بیان ہے کہ دوست دشمن کوئی ایسا نہ تھا جو حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے اس بیان پر آبدیدہ نہ ہو گیا ہو، اسیرانِ خاندانِ نبوّت کا قافِلہ اَشک بار آنکھوں اور جگر گداز

[1] ......شامِ کربلا، ص۲۰۸

www.dawateislami.net

سسکیوں کے ساتھ کربلا سے رُخصت ہو کر کوفے کی طرف روانہ ہو گیا۔

دوسرے دن ظہر کے وَقت اَہلِ بیت کا لُٹا ہوا کارواں (قافِلہ) کوفے کی آبادی میں داخِل ہوا، بازار میں دونوں طرف سنگدل تماشائیوں کے ٹَھٹ لگے ہوئے تھے، خاندانِ نبوّت کی بی بیاں شرم و غیرت سے گڑی جارہی تھیں، سجدے میں سر جھکالیا تھا کہ کسی غیر مَحرَم کی نَظر نہ پڑ سکے، وُفورِ غَم (غم کی زِیادَتی) سے آنکھیں اَشک بار تھی، دل رَو رہے تھے، اس اِحساس سے زخموں کی ٹیس (تکلیف) اور بڑھ گئی تھی کہ کربلا کے میدان میں قِیامَت ٹُوٹنا تھی ٹُوٹ گئی، اب محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامُوس کو گلی گلی پھرایا جارہا ہے۔ کَلِمَہ پڑھنے والی اُمَّت کی غیرت دَفن ہو گئی تھی۔ ابنِ زیاد کے بے غیرت سپاہی فتح کا نعرہ بُلند کرتے ہوئے آگے آگے چل رہے تھے۔ اَہلِ بیت کی سواری قلعہ کے قریب پہنچی تو خاندانِ نبوّت کی عورتیں اُتاری گئیں۔ اِمام زَیْنُ الْعَابِدِیْن اپنی والِدہ اور پھوپھی کے ساتھ بندھے ہوئے تھے، ادھر بُخار کی شِدَّت سے ضُعف و ناتوانی اِنْتِہا کو پہنچ گئی تھی۔ اُونٹ سے اُترتے وَقت غَش آگیا اور بے حال ہو کر زمین پر گر پڑے، سر زَخمی ہو گیا، خون کا فوارہ چھوٹنے لگا، یہ دیکھ کر حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بے تاب ہو گئیں، ڈبڈبائی آنکھوں کے ساتھ کہنے لگیں: آلِ فاطِمہ میں ایک ہی عابِد کا خون مَحْفُوظ رہ گیا تھا، چلو اَچھّا ہوا کوفے کی زمین پر یہ قَرض بھی اَدا ہو گیا۔

تاراج کارواں کی سوئے طیبہ روانگی

دُوسرے دن یہ کارواں (قافِلہ) دمشق روانہ ہوا تو جس آبادی سے گزرتا کُہرام برپا ہو

www.dawateislami.net

جاتا۔ آخِر کار دمشق پہنچے تو سب سے پہلے زَحر بن قَیس نے یزید کو فتح کی خبر سنائی۔ پہلے تو فتح کی خوشخبری سن کر یزید جھوم اٹھا لیکن اس ہَلاکت آفریں اَقدام کا ہولناک اَنْجام جب نَظَر کے سامنے آیا تو کانپ گیا بار بار چھاتی پیٹتا تھا کہ ہائے اس واقعہ نے ہمیشہ کے لئے مجھے ننگِ اِسْلَام بنا دیا۔

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! قاتِل کی پشیمانی مَقْتُول کی اَہمِیَّت تو بڑھا سکتی ہے پر قَتْل کا اِلزام نہیں اٹھا سکتی۔ پھر یزید نے شام کے سرداروں سے مُشَاوَرَت کے بعد اگلے ہی دِن نعمان ابنِ بشیر کی سرکردگی (سرداری) میں مع 30 سواروں کے اَہْلِ بَیت کا یہ تاراج کارواں سُوئے طیبہ روانہ کر دیا۔ پہاڑوں، صَحْرَاؤں اور ریگستانوں کو عُبُور کرتا ہوا یہ قَافِلہ مدینے کی طرف بڑھتا رہا، یہاں تک کہ جب حِجاز کی سَرحد شروع ہوئی تو اچانک سویا ہوا دَرْد جاگ اُٹھا، رَحْمَت و نُور کی شہزادیاں اپنے چمن کا موسم بہار یاد کرکے مچل گئیں کہ کربلا جاتے ہوئے انہی راہوں سے گزری تھیں، اس وَقْت اپنے تاجداروں اور ناز برداروں کی شَفْقَت و مہربانی کے سائے میں تھیں، ذرا چہرہ اُداس ہوا چارہ گروں کا ہُجُوم لگ گیا، پلکوں پہ ننھا سا قطرہ چمکا اور پیار کے ساگر میں طوفان اُمَنْڈنے لگا۔ اب اسی راہ سے لَوٹی ہیں تو قَدَموں کے نیچے کانٹے ہیں، تڑپ تڑپ کر قِیامَت بھی سر پہ اُٹھالی تو کوئی تسکین دینے والا نہیں۔ لَبوں کی جُنْبِش (حَرَکت) اور اَبْرو کے اِشاروں سے اَسیروں (قیدیوں) کی زنجیر توڑنے والے آج خود اَسیرِ کَرب و بلا ہیں۔

آخِر جونہی مدینے کی آبادی چمکی، صَبْر کا پیمانہ چھلک اُٹھا، کلیجہ توڑ کر آہوں کا دھواں نکلا اور ساری فضا پہ چھا گیا۔ حضرت زینب، حضرت شہر بانو اور حضرت عابِد بیمار اُبلتے ہوئے

www.dawateislami.net

جذبات کی تاب نہ لاسکے۔ خاندانِ نبوّت کے دَرْدناک نالوں سے زمین کانپنے لگی، پتّھروں کا کلیجہ پَھٹ گیا۔ کسی نے بجلی کی طرح سارے مدینے میں یہ خَبَر دوڑادی کہ کربلا سے نبی زادوں کا لُٹاہوا قافِلہ آرہاہے، شہزادۂ رَسول کا کٹاہوا سَر بھی ان کے ساتھ ہے۔ یہ سنتے ہی ہر طرف کُہرام مچ گیا، قِیامَت سے پہلے قِیامَت آگئی، وُفُورِ غَم (غَم کی زِیادَتی) اور جذبۂ بے خودی میں اَہْلِ مدینہ باہَر نِکل آئے۔ جیسے ہی آمنا سامنا ہوا اور نِگاہیں چار ہوئیں دونوں طرف شورِشِ غَم کی قِیامَت ٹوٹ پڑی، آہ وفُغاں کے شور سے آسمان دَہَل گیا، حضرت اِمام کا کٹا ہوا سَر دیکھ کر لوگ بے قابُو ہوگئے، دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ حضرت زینب فریاد کرتی ہوئی مدینہ میں داخِل ہوئیں: نانا جان! اُٹھئے! اب قِیامَت کا کوئی دِن نہیں آئے گا، آپ کا سارا کنبہ لُٹ گیا، آپ کے لاڈلے شہید ہوگئے، آپ کے بعد آپ کی اُمَّت نے ہمارا سُہاگ چھین لیا، بے آب و دانہ آپ کے بچوں کو تڑپا تڑپا کے مارا، آپ کا لاڈلا حسین آپ کے نام کی دُھائی دیتا ہوا دنیا سے چل بسا، کربلا کے میدان میں ہمارے جِگَر کے ٹکڑے ہماری نِگاہوں کے سامنے ذَبْح کئے گئے۔ نانا جان!! یہ حسین کا کٹا ہوا سر لیجئے! آپ کے اِنتِظار میں اسکی آنکھیں اب تک کھلی ہوئی ہیں ذرا مَرْقَد (قَبْرِ مُبارَک) سے نِکل کر اپنی آشفتہ نصیب بیٹیوں کا دَرْدناک حال دیکھئے۔ حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی اس پُکار سے سننے والوں کے کلیجے پَھٹ گئے۔

پھر اَہْلِ بَیت کا یہ تاراج کارواں جس دَم اپنے اِمام کا کٹاہوا سر لئے روضۂ رَسول پر حاضِر ہوا، ہوائیں رُک گئیں، گردِشِ وَقْت ٹھہر گئی، پوری کائنات دَم بخود تھی کہ کہیں آج ہی قِیامَت نہ آجائے۔ اس وَقْت کا دِل گداز (دل کو نرم کرنے والا) اور رُوح فرسا (تکلیف دِہ) مَنْظَر

www.dawateislami.net

ضَبطِ تحریر سے باہَر ہے۔ قلم کو یارا (طاقت، حوصلہ) نہیں کہ درد واَلَم کی وہ تصویر کھینچ سکے جس کی یاد اہلِ مدینہ کو صدیوں تڑپاتی رہی۔ خاندانِ نبوّت کے سِوا کسی کو نہیں مَعْلُوم کہ حجرۂ عائشہ میں کیا ہوا۔ کربلا کے فریادی اپنے نانا جان کی تُربَت (قبرِ مبارک) سے کس طرح واپَس لوٹے؟ اَشک بار آنکھوں پہ رَحْمت کی آستین کس طرح رکھی گئی؟ کربلا کے پسِ مَنْظر میں مَشِیَّتِ اِلٰہی کا سَر بَستہ راز کن لفظوں میں سمجھایا گیا؟ مَرْقَدِ رسول (حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ مُقدَّس) سے سیّدہ کی خواب گاہ بھی دو ہی قدَم کے فاصلے پر تھی، کون جانتا ہے کہ لاڈلے کو سینے سے لگانے اور اپنے یتیموں کے آنسو آنچل میں جذب کرنے کے لئے مامتا کے اِضْطِراب میں وہ بھی کسی مَخْفِی گزر گاہ سے اپنے بابا جان کی حریمِ پاک (مُقدَّس بارگاہ) تک آگئی ہوں۔ تاریخ صِرف اتنا بتاتی ہے کہ حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بِلَک بِلَک کر کربلا کی داستانِ زلزلہ خیز سنائی۔ [1]

نانا تمہارے پاس کریں کیا بیان ہم
اَعدا کے ہاتھ سے ہوئے ہم پر ہیں کیا سِتَم
کیسے ذلیل و خوار کیے آلِ مصطفٰے
رسوا کیا جہاں میں ہمیں وامُصِیبَتَاہ [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ......زلف و زنجیر، تاراج کارواں، ص ۵ تا ۲۲ ملخصاً وبتغیر

[2] ......شام کربلا، ص ۲۴۱

www.dawateislami.net

گھر بار کی قربانی

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! یہ بڑے ہی دل گردے کا کام ہے کہ جن گلیوں میں بچپن گزرا ہو، جہاں اپنوں کی رونقیں ہوں، جہاں ماں باپ بہن بھائیوں کا پیار مِلا ہو، اس جگہ اس شہر اور ان گلیوں کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا جائے، وہ بھی یوں کہ سب سے ناطہ ہی ٹوٹ جائے، پھر اس پر مُسْتَزاد (مزید) یہ کہ ان لوگوں کے ظُلْم و سِتَم کی وجہ سے جانا پڑے جو کبھی مُشْفِق و مہربان اور عزّت واِحْتِرام کرنے والے ہوں، یقیناً یہ ایک ایسی ذِہْنی اَذِیَّت ہے جسے بَرْداشْت کرنا اور صَبْر و اِسْتِقْلَال سے کام لینا بہُت ہی بہادُری کا کام ہے۔ دینِ اسلام سے مُشَرَّف ہونے والوں کے ساتھ کفّارِ مکّہ کی سب ہمدردیاں خَتْم کیا ہوئیں انہوں نے عاشقانِ خدا و مصطفٰے پر ظُلْم و سِتَم کی سب حدیں توڑ ڈالیں۔ ان کی سَفّاکی کی وجہ سے جب ہجرت کی اِجازَت ملی اور اپنے وطن کو چھوڑ دینے کا حُکْم آیا تو صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی طرح بہُت سی صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ نے بھی اس حُکْم پر لَبَّیْك کہتے ہوئے اپنے گھر بار اور وَطَنِ دِیار کو خیر باد کہہ دیا۔ البتہ! بعض صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو ہجرت کے وَقْت ایسے دَرْدناک حالات و واقعات کا سامنا کرنا پڑا کہ آج بھی انہیں یاد کر کے دَرْد مَنْد دل خون کے آنسو رو پڑتے ہیں۔ ذیل میں ایسے ہی دو واقعات کو مُلَاحَظہ فرمائیے:

بنت رسول پر ظلم کی انتہا

حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا **رسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے بڑی شہزادی ہیں جو اعلانِ نبوّت سے دس سال قبل **مکّہ مُکَرَّمہ** میں پیدا ہوئیں یہ

www.dawateislami.net

ابتدائے اسلام ہی میں مسلمان ہو گئی تھیں اور جنگ بدر کے بعد حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو مکّہ سے مدینہ بلالیا تھا مکہ میں کافروں نے ان پر جو ظُلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے ان کا تو پوچھنا ہی کیا حد ہو گئی کہ جب یہ ہجرت کے ارادے سے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ سے باہَر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا اور ایک بد نصیب کافِر ہبار بن اَسْوَد جو بڑا ہی ظالِم تھا، نے نیزہ مار کر ان کو اونٹ سے زمین پر گرا دیا جس کے صَدْمَہ سے ان کا حَمْل ساقِط ہو گیا یہ دیکھ کر ان کے دیور کِنانہ کو جو اگرچہ کافِر تھا ایک دَم طیش آ گیا اور اس نے جنگ کے لئے تیر کمان اُٹھالیا یہ ماجرا دیکھ کر ابو سفیان نے درمیان میں پڑ کر راستہ صاف کرا دیا اور یہ مدینہ مُنَوَّرہ پہنچ گئیں۔ حُضُور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلب کو اس واقعہ سے بڑی چوٹ لگی، چُنَانْچِہ آپ نے ان کے فضائل میں یہ اِرشَاد فرمایا کہ ھِیَ اَفْضَلُ بَنَاتِیْ اُصِیْبَتْ فِیَّ یہ میری بیٹیوں میں اس اِعْتِبار سے بہت فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔ [1]

بیٹے اور خاوند کی جدائی کا غم

اسی طرح جب حضرتِ سیِّدُنا ابو سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کا پختہ اِرادہ کیا تو اونٹ پر کَجاوہ باندھ کر اپنی زوجہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور اپنے بیٹے حضرت سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی کَجاوے میں بٹھالیا۔ ابھی وہ اونٹ کی نَکیل پکڑ کر چلے ہی تھے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے میکے والوں یعنی بنو

[1] .... جنتی زیور، ص۴۹۹

www.dawateislami.net

مُغِیرہ نے انہیں دیکھ لیا۔ چُنَانْچِہ وہ کہنے لگے: تمہیں تو ہم نہیں روک سکتے لیکن ہمارے خاندان کی اس لڑکی کے بارے میں تم کیا چاہتے ہو؟ ہم کیوں اسے تمہارے پاس چھوڑ دیں کہ تم اسے شہر بہ شہر لئے پھرو؟ یہ کہہ کر انہوں نے اونٹ کی نکیل ان سے چھینی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان سے علیحدہ کر دیا۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا ابو سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خاندان یعنی بنو عَبْدُ الْاَسَد کے لوگوں کو طیش آ گیا اور انہوں نے غَضَب ناک ہو کر کہا: بخدا! جبکہ تم نے اُمِّ سلمہ کو اس کے شوہر سے علیحدہ کر دیا ہے جو ہمارے خاندان میں سے ہیں تو ہم ہرگز ہرگز ابو سلمہ کے بیٹے سلمہ کو اس کے پاس نہیں رہنے دیں گے کیونکہ وہ بچّہ ہمارے خاندان کا ہے۔ پھر اسی تُو تکار میں بنی عَبْدِ الْاَسَد والے حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ کے بیٹے کو لے کر چل دیئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بنو مُغِیرہ کے لوگوں نے اپنے پاس روک لیا۔ حضرت ابو سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چونکہ حُکْمِ خدا اور رسول پر لَبَّیْك کہتے ہوئے ہجرت کا پختہ ارادہ فرما چکے تھے، چُنَانْچِہ انہوں نے اپنے بیٹے اور بیوی کا مُعَاملہ سُپُردِ خدا کیا اور بیوی اور بچے دونوں کو چھوڑ کر تنہا سوئے مدینہ چل پڑے۔ ادھر حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا شوہر اور بچے کی جُدائی پر ہر صُبْح وادیِ مکّہ کے باہر بیٹھ کر روتی رہتیں۔ اسی طرح تقریباً ایک سال کا عرصہ گزر گیا۔ ایک دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ایک چچازاد بھائی آپ کے پاس سے گزرا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے دل میں آپ کے لیے نرم گوشہ پیدا فرمایا۔ لہٰذا اس نے بنو مُغِیرہ کو سمجھایا کہ تم نے اس مسکینہ کو اس کے شوہر اور بچے سے کیوں جدا کر رکھا

www.dawateislami.net

ہے اور اسے کیوں نہیں جانے دیتے...!! بالآخر بنو مُغیرہ نے اس پر رَضا مند ہوتے ہوئے حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے کہا: اگر چاہو تو اپنے شوہر کے پاس چلی جاؤ۔ پھر حضرت ابو سلمہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے خاندان والوں نے بچے کو حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کے سُپُرد کر دیا۔ حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا بچے کو گود میں لے کر اونٹ پر سوار ہوئیں اور تنہا جانِب مدینہ روانہ ہو گئیں۔ [1]

ہجرت کرنے والی چند دیگر صحابیات

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! ذیل میں چند صَحابیّات طَیِّبات رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ کے اَسمائے گرامی دَرْج ہیں کہ جنہوں نے راہِ خُدا میں ہجرت کی:

نبی رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی جن اَزْوَاجِ مُطَہَّرات نے ہجرت فرمائی ان کے اَسمائے گرامی یہ ہیں:

﴿1﴾ اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنا سودہ بِنْتِ زمعہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا

﴿2﴾ اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ بِنْتِ ابو سفیان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

﴿3﴾ اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ بِنْتِ ابو اُمَیَّہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا [2]

﴿4﴾ اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا [3]

---

[1] ......سیرت ابن هشام، ، ذکر المهاجرین الی المدینة، المجلد الاول، ۲/ ۸۵

[2] ...... سیرت ابن هشام، ذکر الهجرة الاولی الی ارض الحبشة، المجلد الاول، ۱/ ۲۰۶تا۲۱۱

[3] ...... شرح زرقانی، ذکر بناء المسجد النبوی...الخ، ۲/ ۱۸۶

www.dawateislami.net

﴿5﴾ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا حفصہ بنتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا[1]

﴿6﴾ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا زینب بِنْتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا۔[2]

ہجرت کرنے والی صَحابِیات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاروں شہزادیاں بھی شامل ہیں، ان کے اَسمائے گرامی یہ ہیں:

﴿1﴾ حضرت سَیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّھْرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا

﴿2﴾ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا

﴿3﴾ حضرت سَیِّدَتُنا رُقَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا

﴿4﴾ حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا۔[3]

سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مُطَہَّرات اور شہزادیوں کے عِلاوہ جن دیگر صَحابِیات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ نے ہجرت فرمائی اور دین کی خاطِر اپنا گھر بار سب کچھ چھوڑا۔ ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

❀ اَسما بنتِ اَبی بَکر ❀ اُمِّ اَیمَن ❀ اُمِّ رُومان[4] ❀ سَہلَۃ بِنْتِ سُہَیل ❀ لَیلیٰ بِنْتِ اَبی حَثْمَہ ❀ اٰمِنہ بِنْتِ خَلَف ❀ رَیطَہ بِنْتِ حَارِث ❀ رَمْلَہ بِنْتِ اَبی عَوف ❀ اَسْما بِنْتِ عُمَیس ❀ اُمِّ کُلثُوم بنتِ سُہَیل ❀ اُمِّ حَرْمَلہ بِنْتِ عَبْدُ

[1] .... اسد الغابہ، ٦٨٥٢-حفصۃ بنت عمر، ٧/٦٧

[2] .... سیرت ابن ھشام، ذکر المھاجرین الی المدینۃ، المجلد الاول، ٢/ ٨٨

[3] ....شرح زرقانی، ذکر بناء المسجد النبوی...الخ، ٢/١٨٦

[4] ....شرح زرقانی، ذکر بناء المسجد النبوی...الخ، ٢/١٨٦

www.dawateislami.net

الاَسْوَد ❀ فاطِمہ بِنْتِ مُجَلَّل ❀ فُکَیْہَہ بِنْتِ یَسار ❀ بَرَکہ بِنْتِ یَسار [1] ❀ قُہْطَم بِنْتِ عَلْقَمہ [2] ❀ اُمِّ یَقظہ بنتِ عَلْقمہ [3] ❀ خُزَیمہ بنتِ جَہْم [4] ❀ حَمنہ بِنْتِ جَحْش ❀ اُمِّ حَبیب بِنْتِ جَحْش ❀ جُذَامہ بِنْتِ جَنْدَل ❀ اُمِّ قَیس بِنْتِ مُحْصَن ❀ اُمِّ حَبیب بِنْت ثُمامہ ❀ آمِنہ بِنْت رُقَیْش اور ❀ سَخْبَرَۃ بِنْت تَمِیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ۔ [5]

آج دین کیا چاہتا ہے؟

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی مَذْکُورہ بالا قُربانیوں سے ہمیں دَرْس حاصِل کرنا چاہیے، آج دنیا کے اَکْثَر خِطّوں میں بسنے والے کروڑوں مسلمانوں کو اس قَدْر آسانیاں مُیَسَّر ہیں کہ دِیْنِ اِسْلَام ان میں سے کسی سے گھر بار چھوڑنے کا تقاضا کرتا ہے نہ کسی سے خون کا نذرانہ مانگتا ہے، آج کسی کو دین کیلئے بہن بھائیوں اور دیگر اَعِزّا و اَقْرِبا کی ہمیشہ کے لیے جُدائی بَرْداشت کرنے کی حاجَت ہے نہ دِین کی خاطِر ہجرت کرکے دِیارِ غیر کی صُعُوبتیں (تکلیفیں) جھیلنے کی کوئی ضَرورت۔ لیکن اگر کبھی کوئی ایساوَقْت آجائے تو مسلمان قوم کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی دین کی خاطر دی گئی قُربانیوں کو پیشِ نَظَر رکھتے ہوئے ڈَٹ کر ان کا مُقابَلہ

[1] ......سیرت ابن هشام، ذکر الهجرة الاولى الی ارض الحبشة، المجلد الاول، ۱/ ۲۰۶ تا ۲۱۲

[2] ......اسد الغابہ، ۷۲۲۸-قهطم بنت علقمه، ۷/ ۲۳۸

[3] ......اسد الغابہ، ۷۶۳۵- ام یقظه بنت علقمه، ۷/ ۳۹۹

[4] ......اسد الغابہ، ۶۸۷۶-خزیمة بنت جهم، ۷/ ۸۷

[5] ......سیرت ابن هشام، ذکر المهاجرین الی المدینة، المجلد الاول، ۲/ ۸۸

www.dawateislami.net

کرنا چاہئے اور اگر جان بھی قُربان کرنا پڑے تو کبھی ماتھے پر پسینہ نہ آنا چاہئے۔

البتہ! آج دین کی کیا حالَت ہے، اس کی کسی نے کیا ہی خُوب مَنظَر کشی ہے:

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وَقْتِ دُعا ہے　　اُمّت پہ تِری آ کے عَجَب وَقْت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وَطَن سے　　پردیس میں وہ آج غریب الغُربا ہے
جس دین کے مَدعُو تھے کبھی قیصر و کسریٰ　　خود آج وہ مہمان سرائے فُقرا ہے
وہ دین ہوئی بَزمِ جہاں جس سے فَروزاں　　اب اس کی مَجالِس میں نہ بتی نہ دِیا ہے
جو کچھ ہے وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت　　شِکوہ ہے زمانے کا نہ قِسْمَت کا گلہ ہے
دیکھیں ہیں یہ دِن اپنی ہی غَفْلَت کی بدولت　　سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنْجام بُرا ہے
فریاد اے کشتیِ اُمّت کے نگہباں　　بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
کر حَق سے دُعا اُمّتِ مَرحُوم کے حَق میں　　خطروں میں بَہُت اس کا جہاز آ کے گِھرا ہے
اُمّت میں تِری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن　　دِلدادہ تِرا ایک سے ایک ان میں سِوا ہے
اِیماں جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے　　وہ تیری مَحبّت تِری عِترت کی وِلا ہے
جو خاک تِرے در پہ ہے جارُوب سے اُڑتی　　وہ خاک ہمارے لئے دَارُوئے شِفا ہے
جو شہر ہوا تیری وِلادَت سے مُشَرَّف　　اب تک وُہی قبلہ تِری اُمّت کا رہا ہے
جس ملک نے پائی تِری ہجرت سے سَعادَت　　مکے سے کشش اس کی ہر اِک دل میں سِوا ہے
کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو تِرے کیا　　اب تک تو تِرے نام پہ اِک ایک فِدا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں بالآخِر ہیں تمہارے　　نِسْبَت بَہُت اَچّھی ہے مگر حال بُرا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی　　ہاں ایک دُعا تیری کہ مَقبولِ خُدا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! آج دین ہم سے فقط یہ تقاضا کر رہا ہے:

❀☜ اے کاش! ہم اس کی خاطِر وَقت کی قُربانی دینے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! ہم صِراطِ مستقیم پر چلنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! اپنے گھر والوں کو صِراطِ مستقیم پر چلانے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! دُنْیَوی فُضُول رسم ورِواج کو قُربان کرنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! گناہوں سے قَطْعِ تَعلُّق کرنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! غُرُور و تکبّر اور اَنا کا گلا گھونٹنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! تَبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دَعْوَتِ اِسلامی کے مَدَنی مَاحول سے وَابَستہ ہو کر اپنی آخِرَت کو سنوارنے کی فِکْر کرنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! جھوٹ اور غیبت جیسی دیگر جہنّم میں لے جانے والی باتوں کے خِلاف جنگ کو جاری رکھنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! حَسَد وغیرہ جیسے مُہلِک گناہوں سے بچنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! نَفْس وشیطان کی مَکّاری سے بچنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! عِشْقِ خُدا و مصطفٰے رکھنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! سنّتوں کی شیدائی بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! سنّتوں کا پرچار کرنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! پردہ کرنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! فیشن کی نُحُوسَت سے بچنے والیاں بن جائیں۔

www.dawateislami.net

❀☜ اے کاش! صَوم و صلوٰۃ کی پابندی کرنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! ماں باپ کی تابعداری کرنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! شَرْم کا دامَن تار تار کرنے کے بجائے حَیاوالیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! گانے باجوں کا شوق رکھنے کے بجائے نَعْتِ رَسول پڑھنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! فُضُول خرچی کرنے والیاں بننے کے بجائے قَناعَت کرنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! اپنی چادَر سے زیادہ پاؤں پھیلانے کے بجائے اپنی چادَر دیکھ کر پاؤں پھیلانے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! مال سے مَحبَّت کرنے والیاں بننے کے بجائے راہِ خُدا میں مال خَرْچ کرنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمان بننے کے بجائے اس کی فرمانبردار بندیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلَاح کی حقیقی کوشِش کرنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی سیرت پر چلنے والیاں بن جائیں۔

❀☜ اے کاش! اِیمان کی سلامتی چاہنے والیاں بن جائیں۔

www.dawateislami.net

اے کاش! اِیمان پر خاتِمہ کا شَرَف پانے والیاں بن جائیں۔

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ نے جو قُربانیاں دی ہیں، اگرچہ ہمارا آج کا عَمَل اس کے ہزارویں حصّے کے برابر بھی نہیں ہوسکتا، لیکن اگر ان نُفُوسِ قُدْسِیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہم دِیْنِ اِسْلَام کی پاسداری کریں اور شَرِیعت کے مُطابِق زِنْدَگی بَسَر کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کا فیضان ضَرور حاصِل ہو گا اور قَوِی اُمّید ہے کہ دنیا سے رُخصَت ہوتے وَقْت ہمارا اِیمان پر خاتِمہ ہو گا۔

ایمان کی سلامتی

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وَابَستہ رہ کر فِکْرِ آخِرَت کی مَدَنی سوچ ملتی ہے اور ایسی بہُت سی مَدَنی بہاریں بھی مَوجُود ہیں کہ کئی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی بَوَقْتِ وِصَال اِیمان پر رُخْصَتی ہوئی۔ کیونکہ وہ خوش نصیب ہے جو اِس دنیا سے کَلِمَہ پڑھتے ہوئے رُخْصَت ہو۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس کا آخِری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ (یعنی کَلِمہ طَیّبہ) ہو وہ داخِل جنّت ہو گا۔[1] چُنَانْچِہ،

سانگھڑ (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا حَلْفِیہ بیان ہے کہ میری بہن بِنْتِ عبد الغفّار عطارِیّہ کو کَینسر (Cancer) کے مُوذِی مَرَض نے آلیا۔ آہستہ آہستہ حالَت بگڑتی گئی۔ ڈاکٹروں کے مَشْوَرہ پر آپریشن کروایا، طبیعت کچھ سنبھلی مگر کم و بیش ایک سال بعد

[1] ....ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، ص ۵۰۳، حدیث: ۳۱۱۶

www.dawateislami.net

مَرَض نے دوبارہ زور پکڑا تو راجپوتانہ اَسپتال (Hospital) (زمزم نگر (حیدرآباد) بابُ الاسلام سندھ) میں داخِل کر دیا گیا۔ ایک ہفتہ اَسپتال میں رہیں مگر حالَت مَزید اَبتَر (خراب) ہوتی چلی گئی۔ اچانک انہوں نے بلند آواز سے کَلِمہ طَیِّبہ کا وِرْد شروع کر دیا، کبھی کبھی درمیان میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ بھی پڑھتیں۔ بُلند آواز سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا وِرْد کرنے سے پورا کمرہ گونج اٹھتا تھا، عجیب ایمان افروز مَنظَر تھا، جو آتا مِزاج پُرسی کرنے کے بجائے انکے ساتھ ذِکْرُ اللہ شروع کر دیتا۔ ڈاکٹرز (Doctors) اور اَسپتال (Hospital) کا عَمَلہ حیرت زدہ تھا کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کوئی مَقبول بندی مَعلُوم ہوتی ہے ورنہ ہم نے تو آج تک مریض کی چیخیں ہی سنی ہیں اور یہ شِکوہ کرنے کے بجائے مسلسل ذِکْرُ اللہ میں مَصرُوف ہیں۔ تقریباً 12 گھنٹے تک یہی کَیفِیَّت رہی، اَذانِ مَغرِب کے وَقْت اسی طرح بُلند آواز سے کَلِمہ طَیِّبہ کا وِرْد کرتے کرتے ان کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ [۱]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مَغفِرت ہو۔

فَضل و کَرَم جس پر بھی ہُوا اُس نے مرتے دَم کَلِمہ
پڑھ لیا اور جنّت میں گیا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه [۲]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

[۱] .... فیضانِ سنت، پیٹ کا قفلِ مدینہ، ص ۶۵۳

[۲] .... فیضانِ سنت، فیضانِ بسم اللہ، ص ۳۹

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن مجید	❀❀❀❀❀	سیرت ابن ھشام	دار الفجر مصر ۱۴۲۵ھ
کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ ۱۴۳۲ھ	معرفۃ الصحابۃ	دار الوطن عرب شریف ۱۴۱۹ھ
صحیح البخاری	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۸ھ	الاستیعاب	دار الفکر بیروت ۱۴۲۷ھ
سنن ابن ماجۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2009ء	الروض الأنف	دار الکتب العلمیہ بیروت
سنن ابی داود	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ	صفۃ الصفوۃ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۷ھ
مسند احمد	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ	اسد الغابۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
المعجم الکبیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2007ء	الاصابۃ	المکتبۃ التوفیقیہ مصر
کتاب المغازی	عالم الکتب بیروت ۱۴۰۴ھ	تاریخ الخلفاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء

www.dawateislami.net

فتوح الشام	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۷ھ	سبل الھدیٰ والرشاد	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۴ھ
شرح الزرقانی	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۷ھ	حدائقِ بخشش	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ ۱۴۳۳ھ
سیرت مصطفٰی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ ۱۴۲۹ھ	ذوقِ نعت	شبیر برادرز لاھور ۱۴۲۸ھ
شام کربلا	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاھور	نورِ ایمان	دار الاسلام لاھور ۱۴۳۳ھ
صحابہ کرام کا عشق رسول	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ ۱۴۲۹ھ	ماھنامہ اسلام مکمل	الحمد پبلی کیشنز 2006ء
زلف و زنجیر	زاھد بشیر پرنٹرز لاھور	فیضانِ سنت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ ۱۴۲۸ھ
جنتی زیور	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ ۱۴۲۷ھ		

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
دُرود شریف کی فضیلت	1	دین کی خاطر اذیتیں برداشت کرنے والی صحابیات طیبات	6
راہِ خدا میں پہلی جان کی قربانی	2		
دین قربانی چاہتا ہے	4	ظلم و ستم کی آندھیاں	7

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
صابِرہ خاتون	7
بینائی لوٹ آئی	8
مارتے مارتے تھک جاتے	9
چہرہ لَہولُہان ہو گیا	10
اُمِّ بلال پر مَظالم کی اِنتہا	11
شکاری خود شکار ہو چلے	12
گھبرائیے مت!	14
راہِ خدا میں کیسی چیز پیش کی جائے؟	15
مال کی قربانی	16
کنگن حکمِ سرکار پر قربان	16
جان کی قُربانی	18
جان سے بھی زیادہ سرکار سے محبت	18
جان دینا یا کسی کی جان لینا	19
اَعِزّہ و اَقرِبا اور اَہل و عَیال کی قُربانی	25
چار بیٹے قربان کرنے والی ماں	26
باپ، بھائی اور شوہر کی قربانی	27
خالو، بھائی اور شوہر کی قربانی	29
صبر و ایثار کی اعلیٰ مثال	30
بنتِ صدیقِ اکبر کی قربانیاں	32
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد	33
کرب و بلا میں ڈوبی داستانِ ظلم و ستم	34
قافلہ کی سوئے کوفہ روانگی	36
تاراج کارواں کی سوئے طیبہ روانگی	38
گھر بار کی قربانی	42
بنتِ رسول پر ظلم کی انتہا	42
بیٹے اور خاوند کی جدائی کا غم	43
ہجرت کرنے والی چند دیگر صحابیات	45
آج دین کیا چاہتا ہے؟	47
ایمان کی سلامتی	51
ماخذ و مراجع	53

❀❀❀❀❀

www.dawateislami.net

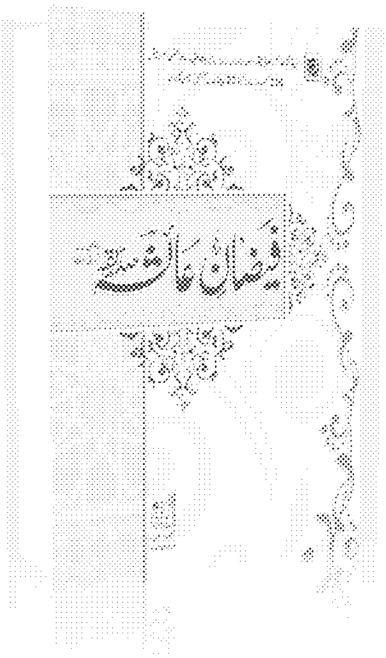

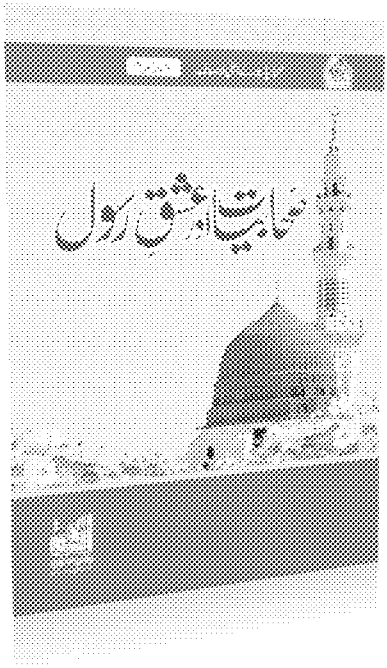

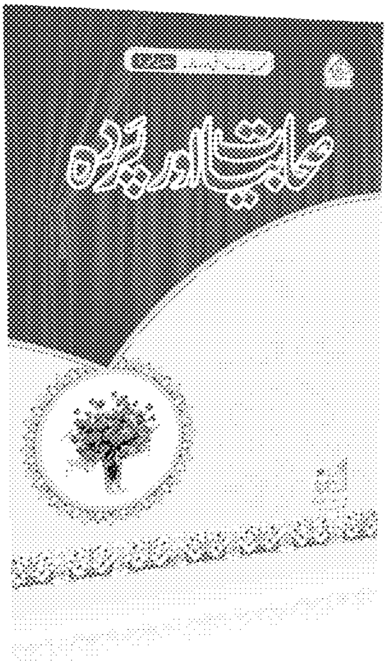

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذَریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

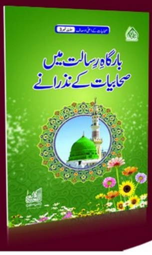

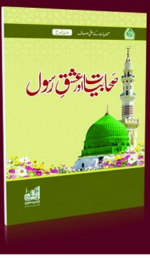

MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286
ISBN 978-969-631-835-4
0125584

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net